سلمان رحمان
ہماری خدمات: حج اور عمرہ زیارت ٹورس، ویزہ اسٹمپنگ، وکالا سروسز، انٹرنیشنل اینڈ ڈوومیسٹک ایئر ٹکٹنگ
Hina Air Travel
Hajj & Umrah Ziyarat Tours, Visa Stamping, Wakala Services
International & Domestic Air Ticketing.
Second Floor Shop No. 7, Universal Complex Near Noor Manzil
Lalbagh, Lucknow-226001. Contact No. - 0522-4590763
Email : hinaairtravel@gmail.com
Mobile:9559322919,9415023319

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوہیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

ناولٹی کلاتھ سینٹر
Latest WEDDING Gowns
Kamdar Suits and all Kind of Handicraft
Specialist in GHARARA'S
NOVELTY Cloth Center
Nazirabad, Lucknow-226018, Ph.:0522-4332331
E-mail:novelty.creations78@gmail.com

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 269 Sunday 15 February, 2026 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition
جلد نمبر(۱۳) شمارہ نمبر(۲۶۹) ۱۵ فروری ۲۰۲۶ء بروز اتوار قیمت:ایک روپیہ (صفحات:۴)

بھارت امریکہ تجارتی معاہدے پر کانگریس کا حکومت پر حملہ تیز

''آگے کنواں، پیچھے کھائی جیسے حالات'' راہل گاندھی نے ٹریڈ ڈیل معاملے میں حکومت پر لگائے سنگین الزامات

نئی دھلی (ایجنسی):

لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے ہفتہ کو وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کی حکومت پر ہندوستان-امریکہ عبوری تجارتی معاہدے میں ٹیرف کی شرائط پر ملک کو گمراہ کرنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ اس معاہدے سے ہندوستان میں کپاس کے کسانوں اور ٹیکسٹائل برآمد کنندگان بری طرح متاثر ہوں گے۔ راہل گاندھی نے نشاندہی کی کہ ہندوستانی ٹیکسٹائل پر امریکہ میں 18 فیصد ٹیرف لگایا جاتا ہے۔ وہیں، بنگلہ دیش کو ٹیکسٹائل کی برآمدات پر صفر فیصد ٹیرف کا فائدہ اس شرط پر دیا جا رہا ہے کہ وہ امریکی کپاس درآمد کرے۔

پالیسی فریم ورک پر سوال اٹھاتے ہوئے انہوں نے الزام لگایا کہ امریکی کپاس کی درآمد سے گھریلو کسانوں کو نقصان پہنچے گا جبکہ درآمد نہ کرنے سے ٹیکسٹائل انڈسٹری کو نقصان پہنچے گا۔ انہوں نے مزید دعویٰ کیا کہ بنگلہ دیش بھارت سے کپاس کی درآمد کو کم کرنے یا روکنے کا اشارہ دے رہا ہے، جس سے بھارتی پروڈیوسرز کی صورتحال مزید خراب ہو سکتی ہے۔

سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں، کانگریس ایم پی نے لکھا، "18 فیصد ٹیرف بمقابلہ صفر فیصد۔ میں بتاؤں گا کہ کس طرح ایکسپرٹ جھوٹے وزیر اعظم اور ان کی کابینہ اس معاملے پر کنفیوژن پھیلا رہے ہیں، وہ کس طرح بھارت امریکہ تجارتی معاہدے کے ذریعے ہندوستان کے کپاس کے کسانوں اور ٹیکسٹائل کے برآمد کنندگان کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ بنگلہ دیش کو امریکہ کو ملبوسات کی برآمدات پر صفر فیصد ٹیرف کا فائدہ دینے کی پیشکش کی جا رہی ہے، بشرطیکہ وہ امریکی کپاس درآمد کرے۔ جبکہ ہندوستانی ملبوسات پر 18 فیصد ٹیرف کا اعلان کیا گیا ہے۔

راہل گاندھی نے مزید کہا کہ، جب میں نے پارلیمنٹ میں بنگلہ دیش کو دی جانے والی خصوصی چھوٹ کے بارے میں سوال اٹھایا تو مودی حکومت کے ایک وزیر نے جواب دیا: "اگر ہم وہی فوائد چاہتے ہیں تو ہمیں امریکہ سے کپاس درآمد کرنا پڑے گی۔" اس حقیقت کو اب تک ملک سے کیوں چھپایا گیا؟'' انہوں نے کہا کہ یہ معاہدہ لاکھوں لوگوں کو بے روزگاری اور معاشی مشکلات میں دھکیل دے گا۔

انہوں نے حکومت کے مذاکرات کے طریقہ کار کو بھی تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ قومی مفاد میں ایک معاہدے سے کپاس کے کاشتکاروں اور ٹیکسٹائل برآمد کنندگان دونوں کا تحفظ ہونا چاہیے تھا۔ پوسٹ میں لکھا گیا، "اور یہ کیسی پالیسی ہے؟ کیا یہ واقعی ایک انتخاب ہے، یا یہ ہمیں آگے کنواں، پیچھے کھا ٹ کی صورت حال میں دھکیلنے کے لیے بنایا گیا ہے؟ اگر ہم امریکی کپاس درآمد کریں گے، تو ہمارے اپنے کسان برباد ہو جائیں گے۔

اگر ہم اسے درآمد نہیں کرتے ہیں تو ہماری ٹیکسٹائل انڈسٹری پیچھے رہ جائے گی اور تباہ ہو جائے گی، اور اب بنگلہ دیش اشارہ دے رہا ہے کہ وہ بھارت سے کپاس کی درآمد کو کم کر سکتا ہے یا روک سکتا ہے۔" پوسٹ میں مزید لکھا گیا، "ٹیکسٹائل انڈسٹری اور کپاس کی کاشت ہندوستان کی روزی روٹی کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ لاکھوں لوگوں کی روزی روٹی ان شعبوں پر منحصر ہے۔ ان شعبوں پر حملہ کرنے کا مطلب لاکھوں خاندانوں کو بے روزگاری اور معاشی بحران میں دھکیلنا ہے۔ دور کی سوچ رکھنے والی حکومت، ملک کے بہترین مفادات کو ذہن میں رکھتے ہوئے، ایسا معاہدہ کرتی جو کپاس کے کاشتکاروں اور ٹیکسٹائل کے برآمد کنندگان دونوں کی خوشحالی کو تحفظ اور یقینی بناتی، لیکن ہوا اس کے بالکل برعکس۔ ان کے وزراء نے ایک معاہدہ کیا ہے جس سے دونوں شعبوں کو شدید نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔"

بھارت-امریکہ عبوری معاہدہ، جس کا گزشتہ ہفتے اعلان کیا گیا، دونوں ممالک کے درمیان باہمی طور پر فائدہ مند تجارتی معاہدے کے لیے ایک فریم ورک کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ معاہدہ امریکی صنعتی اشیا اور مختلف قسم کی خوراک اور زرعی مصنوعات پر محصولات کو ختم یا کم کر دے گا، بشمول خشک ڈسٹلرز کے اناج، جانوروں کی خوراک کے لیے سرخ جوار، درختوں کے گری دار میوے، تازہ اور پراسیس شدہ پھل، سویا بین کا تیل، شراب اور اسپرٹ اور دیگر مصنوعات۔ بدلے میں، امریکہ منتخب ہندوستانی اشیا پر 18 فیصد کا باہمی ٹیکس عائد کرے گا، جس میں کپڑے، چمڑے، جوتے، پلاسٹک، ربڑ، نامیاتی کیمیکل، ہوم ڈیکور، کاریگر مصنوعات اور کچھ مشینری شامل ہیں۔ مکمل طور پر لاگو ہونے پر، عام دواسازی، جواہرات اور ہیروں اور ہوائی جہاز کے پرزوں جیسی اشیاء پر امریکی محصولات ختم کر دیے جائیں گے۔

ہولی پر مسلم دکانداروں کو رنگ وگلال فروخت کرنے سے روکنے کا مطالبہ

متھرا (ایجنسی):

اتر پردیش میں ہولی کے تہوار سے پہلے مذہبی اور سیاسی سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں، دریں اثنا، شاہی عیدگاہ مسجد-شری کرشن جنم بھومی اور تنازعہ معاملے کے اہم درخواست گزار دنیش شرما، جو پھلاہاری مہاراج کے نام سے جانے جاتے ہیں، نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو ایک خط لکھ کر مطالبہ کیا ہے کہ ہولی کے موقع پر مسلم دکانداروں کو رنگ اور گلال فروخت کرنے سے روکا جائے۔

پھلاہاری مہاراج نے اپنے خط میں الزام عائد کیا ہے کہ بعض ہندو مخالف عناصر ہولی کی پاکیزگی کو متاثر کرنے کے لیے رنگوں میں شیشہ کے ٹکڑے یا دیگر ناپاک اشیا ملا سکتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ کسی بھی ناخوشگوار واقعے یا مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچنے سے بچانے کے لیے مسلم برادری کے افراد کو ہندو تہواروں سے متعلق کاروبار سے دور رکھا جانا چاہیے۔ خط میں انہوں نے یہ اپیل بھی کی ہے کہ شری کرشن جنم بھومی اور دیگر اہم مندروں کے اطراف مسلم تاجروں کو اسٹال لگانے کی اجازت نہ دی جائے۔ انہوں نے ان سرگرمیوں کو مبینہ طور پر لو جہاد جیسی سازشوں سے بھی جوڑا ہے اور موقف اختیار کیا ہے کہ ہندوؤں کے مقدس تہوار سے متعلق سامان صرف سناتنی تاجروں کے ذریعے فروخت ہونا چاہیے۔

امریکہ میں ایک اور ہندوستانی طالب علم لاپتہ، اہل خانہ پریشان، پولیس تفتیش میں مصروف، سفارتخانہ بھی سرگرم

واشنگٹن (ایجنسی): امریکہ میں تعلیم حاصل کرنے گئے ہندوستانی طالب علم ساکیت سری نواسیا کے لاپتہ ہونے کی خبر سامنے آئی ہے اور پولیس نے اسے تلاش کرنے کے لیے لوگوں سے مدد طلب کی ہے۔ امریکہ میں یہ نیا معاملہ ہے کیونکہ طلبہ سے متعلق اس طرح کی وارداتیں کافی وقت سے سامنے آ رہی ہیں اور ملک اس طرح کے واقعات سے پریشان ہے۔ 22 سالہ ساکیت سری نوسیا کو آخری بار برکلے پہاڑیوں میں واقع انزا جھیل کے قریب دیکھا گیا تھا۔ بتا دیں کہ طالب علم 9 فروری 2026 سے لاپتہ ہے۔ سان فرانسسکو میں ہندوستانی قونصل خانے نے کرناٹک کے رہائشی اور برکلے یونیورسٹی میں پوسٹ گریجویشن کر رہے طالب علم ساکیت سری نواسیا کے لاپتہ ہونے پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ قونصل خانہ متاثرہ کے اہل خانہ سے رابطے میں ہے اور طالب علم کا پتہ لگانے کے لیے متعلقہ مقامی حکام سے بھی رابطہ کر رہا ہے۔ سوشل میڈیا 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں یہ بھی بتایا گیا کہ قونصلیٹ جنرل طالب علم کے اہل خانہ سے رابطے میں ہے اور اسے تلاش کرنے کے لیے متعلقہ مقامی حکام سے رابطہ کیا جا رہا ہے۔ دریں اثنا، پولیس بھی لگاتار طالب علم کی تلاش میں مصروف ہے۔ سری نواسیا کے روم میٹ بنیت سنگھ نے لنکڈ ان پر پوسٹ کیا اور 22 سال کے طالب علم کو تلاش کرنے میں مدد کی درخواست کی۔ انہوں نے لکھا کہ ''سبھی کو نمسکار، میرا روم میٹ ساکیت سری نواسیا پیر (9 فروری) سے لاپتہ ہے۔ اسے آخری بار برکلے ہلز میں جھیل انزا کے قریب دیکھا گیا تھا۔ اگر میرے کسی جاننے والے کو اس علاقے میں ایسے لوگ پتہ ہوں جنہوں نے اسے حال ہی میں دیکھا ہو تو برائے مہربانی مجھے بتائیں۔ میں اسے تلاش کرنے کے لیے محکمہ پولیس کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہوں، یہ ہمارے لیے بہت مشکل وقت ہے، براہ کرم کوئی بھی ایسی معلومات فراہم کریں جو مددگار ہو سکتی ہے۔''

ہندوستانی پاسپورٹ کی رینکنگ میں آئی بہتری، 56 ممالک میں بغیر ویزا ہو سکتا ہے داخلہ

نئی دھلی (ایجنسی): اگر آپ بیرون ممالک گھومنے کے شوقین ہیں تو آپ کے لیے ایک اچھی خبر ہے۔ پوری دنیا میں اب ہندوستانی پاسپورٹ کی طاقت بڑھ گئی ہے۔ ہینلے پاسپورٹ انڈیکس 2026' کی تازہ رپورٹ کے مطابق ہندوستانی پاسپورٹ نے عالمی سطح پر لمبی چھلانگ لگائی ہے۔ ہندوستان اب 10 درجے اوپر چڑھ کر 75 ویں مقام پر پہنچ گیا ہے۔ گزشتہ سال ہندوستان درجہ بندی میں 85 ویں مقام پر تھا۔ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اب ہندوستانیوں کے لیے دنیا کی سیر کرنا پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ آسان ہونے والا ہے۔ اب آپ کو کئی ممالک کے سفر کے لیے ہفتوں پہلے ویزا کے لیے پریشان نہیں ہونا پڑے گا۔ پاسپورٹ کی اس نئی درجہ بندی کا سب سے بڑا فائدہ ہندوستانی مسافروں کو ملنے والا ہے۔ اب آپ بغیر کسی پریشانی کے دنیا کے 56 ممالک میں بے فکر ہو کر گھوم سکتے ہیں۔ ان ممالک میں یا تو آپ کو ویزا کی ضرورت نہیں ہوگی، یا پھر وہاں پہنچتے ہی آپ کو ویزا-آن-ارائیول اور ای-ویزا کی سہولت مل جائے گی۔ خواہ آپ کو کیریبین جزائر کے ساحلوں پر آرام کرنا ہو یا افریقہ اور ایشیا کے خوبصورت ممالک کی سیر کرنی ہو، اب آپ کا ہندوستانی پاسپورٹ آپ کے سفر کو مزید آسان بنا دے گا۔ واضح رہے کہ پوری دنیا میں ہینلے پاسپورٹ انڈیکس' کو پاسپورٹ کی مضبوطی کا سب سے قابل اعتماد پیمانہ مانا جاتا ہے۔ یہ انڈیکس انٹرنیشنل ایئر ٹرانسپورٹ ایسوسی ایشن (آئی اے ٹی اے) کے ڈیٹا کا استعمال کر کے یہ بتاتا ہے کہ کس ملک کا شہری کتنی آسانی سے بین الاقوامی سفر کر سکتا ہے۔ درجہ بندی جتنی بہتر ہوگی، اس ملک کے شہریوں کو دوسرے ممالک میں داخل ہونے کی اتنی ہی زیادہ آزادہ ہوگی۔ پاسپورٹ کی درجہ بندی میں سنگاپور ایک بار پھر پہلے مقام پر ہے، جہاں کے شہری دنیا کے 192 ممالک میں بغیر ویزا کے داخل ہو سکتے ہیں۔ دوسرے مقام پر جاپان اور جنوبی کوریا قابض ہیں، جن کے پاسپورٹ پر 187 ممالک میں بغیر ویزا سفر کیا جا سکتا ہے۔ تیسرے نمبر پر سویڈن اور یو اے ای نے اپنی جگہ بنائی ہے، جہاں کے مسافر 186 ممالک میں بغیر ویزا کے داخل ہو سکتے ہیں۔ چوتھے مقام پر یورپی ممالک کا دبدبہ نظر آتا ہے، جہاں بیلجیم، ڈنمارک، فنلینڈ، فرانس، جرمنی، آئرلینڈ، اٹلی، لکسمبرگ، اسپین، سوئٹزرلینڈ، نیدرلینڈ اور ناروے جیسے 12 ممالک شامل ہیں۔

چھتیس گڑھ میں المناک سڑک حادثہ، چھٹی پر گھر لوٹ رہے کوبرا بٹالین کے تین اہلکاروں سمیت چار لوگ ہلاک

دھمتری (ایجنسی):

چھتیس گڑھ کے ضلع میں ہفتہ کو ایک المناک سڑک حادثہ پیش آیا۔ حادثے میں کوبرا بٹالین کے تین سپاہی اور ایک ڈرائیور المناک طور پر ہلاک ہو گئے۔ ایک فوجی زخمی ہوا ہے۔ یہ حادثہ این ایچ 30 پر ارجونی تھانہ علاقے میں کھپری بائی پاس کے قریب پیش آیا۔ بتایا جاتا ہے کہ ایک تیز رفتار کار کھڑے ٹرک سے ٹکرا گئی۔ حادثے میں کار مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔ چار افراد موقعے پر ہی دم توڑ گئے۔ مرنے والوں میں کوبرا بٹالین کے تین سپاہی اور ایک شہری شامل ہے۔ ایک سپاہی زخمی ہے اور اسے دھمتری ڈسٹرکٹ اسپتال میں ابتدائی علاج کے بعد مزید علاج کے لیے رائے پور ریفر کر دیا گیا ہے۔ اس حادثے میں مرنے والوں کی شناخت کمیش کمار (ہیڈ کانسٹیبل)، اومیندر سنگھ (ایس آئی) راج کمار گوڑ (کانسٹیبل) اور ہیرالال، ڈرائیور (عام شہری) کی موت ہوگئی۔ اس حادثے میں ابھیمان رائے (کوبرا بٹالین) نام کا ایک اہلکار زخمی ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی سینئر افسران دھمتری ضلع اسپتال پہنچے۔ دھمتری کے کلکٹر اویناش مشرا نے واقعے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ کوبرا بٹالین کے سپاہی صبح آٹھ بجے کے قریب جگدل پور سے رائے پور کے لیے چھٹی پر جا رہے تھے کہ کھپری بائی پاس کے قریب فوجیوں کی گاڑی ایک کھڑے ٹرک سے ٹکرا گئی۔ تین فوجی اور ڈرائیور مارے گئے۔ ایک فوجی زخمی ہے اور اس کا علاج جاری ہے۔ فوجیوں کی لاشیں پورے احترام کے ساتھ ان کے آبائی گاؤں کو واپس کی جائیں گی۔ کلکٹر نے کہا کہ سڑک کے کنارے پارکنگ کرنے والے ٹرکوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ اس دوران دھمتری کے میئر رامورو ہرانے زخمی فوجی سے ملاقات کی اور وزیر داخلہ وجے شرما کو زخمی فوجی ابھیمان رائے سے فون پر بات کرنے کا انتظام کیا۔

شنکراچاریہ کے خلاف نازیبا کلمات لفظی تشدد اور گناہ

اکھلیش یادو نے شنکراچاریہ سے متعلق بیان پر سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ کو بنایا تنقید کا نشانہ

لکھنؤ (ایجنسی): سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے شنکراچاریہ تنازع کو لے کر وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ پر سخت حملہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شنکراچاریہ کے بارے میں سخت نازیبا کلمات کہنا لفظی تشدد ہے اور یہ گناہ بھی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ایسا بیان دینے والے کے ساتھ ساتھ وہ لوگ بھی برابر کے قصوروار ہیں جو خوشامد میں میزیں تھپتھپاتے رہے۔

سوامی اویمکتیشوراننند سے متعلق سی ایم یوگی کے اس بیان کہ ہر شخص شنکراچاریہ نہیں ہو سکتا، پر ردعمل دیتے ہوئے اکھلیش یادو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر طنزیہ تبصرہ کیا کہ کوئی کیسا بھی چولا پہن لے، اس کی زبان اس کی حقیقت ظاہر کر دیتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے اراکین اسمبلی جب ایوان سے باہر نکل کر عوام کے درمیان جائیں گے تو عوام سڑک پر ہی ان کا ایوان لگا دے گی۔ اکھلیش یادو نے مہاکمبھ کی اموات کا ذکر کرتے ہوئے الزام عائد کیا کہ حکومت نے صحیح اعداد و شمار ظاہر نہیں کیے۔ انہوں نے کہا کہ نقد معاوضہ دے کر اس میں بھی بدعنوانی کی گنجائش نکالی گئی اور جن متاثرین تک معاوضہ نہیں پہنچا، ان کی رقم کے بارے میں کوئی وضاحت نہیں دی گئی۔

سی ایم یوگی کا نام لیے بغیر انہوں نے کہا کہ جو لوگ اپنے خلاف درج مقدمات ہٹواتے ہیں، انہیں کسی اور کے مذہبی منصب پر سوال اٹھانے کا اخلاقی حق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب انسان کے بجائے انا بولتی ہے تو اقدار متاثر ہوتی ہیں اور ایسا شخص سماج میں اپنا احترام کھو دیتا ہے۔

اکھلیش یادو نے مزید کہا کہ متنازع فلم کو بغیر نام بدلے ریلیز کرنے اور اسے ٹیکس فری کرنے کی بات بھی اسی ذہنیت کی عکاسی کرتی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ آئندہ انتخاب میں متعلقہ سماج ہر ووٹ کے ذریعے اس کا جواب دے گا اور حکومت کو بدل دے گا۔ انہوں نے کہا کہ شنکراچاریہ کے بارے میں دیا گیا بیان ایوان کی کارروائی میں درج ہو چکا ہے اور اس کی مذمت کے لیے الفاظ بھی ناکافی محسوس ہوتے ہیں۔

بنگلورو میں خوفناک سڑک حادثے، چھ طلبا سمیت سات افراد کی موت

نئی دھلی (ایجنسی): بنگلورو دیہی ضلع کے ایم ستیہو را گاؤں کے قریب جمعہ کی صبح ایک خوفناک حادثے میں اسکول کے چھ طلباء سمیت سات افراد کی موت ہوگئی۔ طلباء نے اپنے والدین کو بتائے بغیر تفریحی سفر کا منصوبہ بنایا تھا اور اس کے نتیجے میں وہ حادثے کا شکار ہو گئے۔ طلباء کے اہل خانہ کو پولیس کی طرف سے کال موصول ہوئی، جس میں ان سے کہا گیا کہ "براہ کرم آئیں اور اپنے بچوں کی شناخت کریں۔" جمعہ کی صبح تقریباً 11 بجے، غمزدہ والدین ہوسکوٹے کے قریب ایم وی جے ہسپتال پہنچے، انہوں نے اس تلخ حقیقت کو ماننے سے انکار کر دیا کہ ان کے بیٹے کچھ گھنٹے پہلے ہی ہولناک حادثے میں ہلاک ہو گئے تھے۔ زیادہ تر خاندانوں کے لیے، پولیس کال تباہ کن تھی۔ ان کا خیال تھا کہ ان کے بچے ان کے کمروں میں گھر ہیں۔ جب وہ اپنے بچوں کے کمروں میں گئے تب ہی انہیں احساس ہوا کہ کچھ غلط ہے۔ بستر خالی تھے، اور فون لاجواب تھے۔ بچوں کے اہل خانہ کا کہنا تھا کہ انہیں نہیں معلوم کہ ان کے بیٹے طلوع فجر سے پہلے چلے گئے ہیں۔ مرنے والوں میں سے چھ کی شناخت اشون نائر (17)، اربان شریف (17)، آیان علی (17)، بھرت (18)، اینتھن جارج (17) اور موٹر سائیکل سوار گگن کے طور پر کی گئی ہے۔ ساتویں مقتول کی ابھی تک شناخت نہیں ہو سکی ہے۔ ان طلباء کی عمریں 17 سے 18 سال تھیں اور وہ 10 اور 12 ویں کلاس میں پڑھ رہے تھے۔ تصادم کے بعد ڈرائیور نے مبینہ طور پر XUV 700 کا کنٹرول کھو دیا جس کی وجہ سے یہ کینٹر ٹرک سے ٹکرا گئی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ ٹرک اور بانک ڈیوائیڈر کے اوپر سے اڑ کر ہائی وے کے دوسری طرف جا گرے، جب کہ بری طرح سے تباہ ہونے والی SUV رکنے سے پہلے تقریباً 500 میٹر تک پھسل گئی۔

یہ جیت بنگلہ دیش، جمہوریت اور عوامی امیدوں کی ہے: طارق رحمٰن

بنگلہ دیش: پارلیمانی انتخاب میں بڑی کامیابی کے بعد بی این پی سربراہ کا اتحاد، جوابدہی اور قانون کی حکمرانی کا وعدہ

ڈھاکہ (ایجنسی):

بنگلہ دیش میں پارلیمانی انتخاب میں شاندار کامیابی کے بعد بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی کے سربراہ طارق رحمٰن نے پہلی بار میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے عوام کا شکریہ ادا کیا اور اس کامیابی کو ملک، جمہوریت اور عوامی امیدوں کی جیت قرار دیا۔ اپنے بنگلہ خطاب میں طارق رحمٰن نے کہا کہ یہ کامیابی صرف کسی جماعت کی نہیں بلکہ پورے بنگلہ دیش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام نے جمہوریت کے قیام کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو عبور کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ اپنی رائے اور حق حکمرانی کے تحفظ کے لیے متحد ہیں۔

انہوں نے سابق حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ آئین اور جمہوری نظریات کو نظرانداز کرنے کی کوششیں ناکام ہو چکی ہیں۔ ان کے مطابق نئی حکومت ملک بھر میں قانون کی مضبوط حکمرانی اور مؤثر سلامتی نظام کو یقینی بنائے گی تاکہ شہری خود کو محفوظ محسوس کریں۔ طارق رحمٰن نے کہا کہ براہ راست ووٹنگ کے ذریعے عوام کے سامنے جوابدہ پارلیمان اور حکومت دوبارہ قائم کی جا رہی ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ کوئی بھی طاقت دوبارہ ملک میں آمریت مسلط نہ کر سکے۔ ان کا کہنا تھا کہ بنگلہ دیش کو کسی بھی صورت کمزور یا محتاج ریاست نہیں بننے دیا جائے گا اور اس کے لیے قومی اتحاد ضروری ہے۔

انہوں نے کہا کہ بی این پی پر عوام کے اعتماد سے واضح ہے کہ شہری پارٹی کی قیادت پر مکمل بھروسا رکھتے ہیں۔ اسی اعتماد کو بنیاد بنا کر حکومت تمام بنگلہ دیشیوں کی ترقی اور خوشحالی کے لیے کام کرے گی۔ انہوں نے زور دیا کہ اختلاف رائے کے باوجود قومی مفاد میں سب کو ایک صف میں کھڑا ہونا ہوگا۔ طارق رحمٰن نے غیر ملکی صحافیوں سے گفتگو میں اپنی والدہ اور سابق وزیر اعظم خالدہ ضیاء کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ ملک آج بھی انہیں شدت سے یاد کرتا ہے۔ انہوں نے تمام سیاسی جماعتوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اسے عوامی مینڈیٹ قرار دیا۔ واضح رہے کہ 12 فروری کو ہونے والے پارلیمانی انتخاب میں 297 نشستوں کے نتائج سامنے آئے، جن میں بی این پی نے 209 نشستیں حاصل کیں جبکہ اتحادیوں سمیت اسے 212 نشستوں کی حمایت ملی، یوں پارٹی ایک بار پھر اقتدار میں واپسی کر رہی ہے۔

حدیث نبوی ﷺ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر صدقہ فرض کیا ہے جو اُن کے مالداروں سے لیا جائے گا اور اُسے اُن کے ضرورت مندوں کو لوٹایا جائے گا۔

(بخاری، مسلم)

ایران پر دبائو کی کوششیں ناکام

سراج نقوی

ایران کو ڈرانے، دھمکانے اور دباؤ میں لینے کی تماتر کوششوں کے بعد ہی امریکہ نے جب مذاکرات کا راستہ منتخب کیا اور ایران کو مذاکرات کی میز پر سفارتی شکست دینے کی کوشش کی تو یہاں بھی اسے ناکامی کا ہی منھ دیکھنا پڑا۔ ایران نے کس طرح ترکیہ میں مذاکرات سے انکار کرکے امریکہ کو اومان میں مذاکرات کرنے کے لیے مجبور کیا، کس طرح امریکہ کے بڑے فوجی جنرل کو امریکی مذاکرات کاروں کی ٹیم سے باہر کروا کر امریکہ کی فوجی قیادت کو اس کی اوقات بتائی، کس طرح ایران کو دبانے اور اسے دفاعی اعتبار سے بے دست و پا کرنے کی سازشوں کو ناکام کرتے ہوئے مذاکرات کا دائرہ صرف ایران کے پرامن مقاصد کے ایٹمی پروگرام تک محدود رکھنے کی اپنی شرط کو منوایا اس سے اب پوری دنیا واقف ہو چکی ہے۔ امریکہ اور اسرائیل ایران کے اس مضبوط موقف کے سبب پریشان اس لیے ہیں کہ ایک طرف ایران کو کمزور کرنا مشرق وسطیٰ میں ان کی موثر موجودگی اور اسرائیل کی جارحیت کو جاری رکھنے کے لیے ضروری ہے، تو دوسری طرف ایران سے ٹکراؤ کے خطرات کچھ کم نہیں ہیں۔

۱۱ فروری کو 'ایران ڈے' یعنی ایران کے اسلامی انقلاب کی سینتالیسویں سالگرہ کے موقع پر ایران کے سپریم لیڈر اور ولی فقیہہ آیت اللہ خامنہ ای کی اپیل پر جس بڑے پیمانے پر ملک بھر میں عوامی ریلیوں اور مظاہروں کا انعقاد کیا گیا، وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ایران کے عوام کی اکثریت امریکہ و اسرائیل کی تماتر سازشوں کے باوجود اپنے سپریم لیڈر کے ساتھ کھڑی ہے۔ اس موقع پر آیت اللہ خامنہ ای نے اپنے خطاب میں کہا کہ 'کسی بھی قوم کی طاقت کا سرچشمہ اس کے عوام کی استقامت، اتحاد اور ثابت قدمی ہے، نہ کہ صرف میزائل، طیارے یا اسلحہ'۔ موجودہ حالات کے تناظر میں موصوف نے کہا کہ 'دشمن ایرانی قوم کو دباؤ، پابندیوں اور نفسیاتی جنگ سے کمزور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن ایرانی عوام ہمیشہ اپنی خودداری اور انقلاب کے اصولوں پر قائم رہے ہیں'۔ سپریم لیڈر کے اس خطاب کی جھلک ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی کے بیان میں بھی نظر آئی۔ اس بیان پر غور کریں تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ایران کو دفاعی اعتبار سے کمزور کرکے، اسرائیل کے مشرق وسطیٰ کو گریٹر اسرائیل میں بدلنے کے منصوبے کو، بغیر روک ٹوک پایہ تکمیل تک پہنچانے کی امریکی کوششیں ناکام ہوتی نظر آ رہی ہیں۔

ایران نے واضح کیا ہے کہ بغیر پختہ یقین دہانی کے ایران جوہری اسلحہ کے عدم حصول کی ضمانت دینے کے لیے تیار نہیں ہے۔ ایران و امریکہ کے درمیان اومان میں بالواسطہ مذاکرات میں ایران کے مذاکرات کار کے طور پر شریک وزیر خارجہ عباس عراقچی نے صاف کہا ہے کہ ایران اپنے پرامن جوہری حقوق سے دستبردار ہونے کے لیے تیار نہیں ہے۔ واضح رہے کہ ایران نے چند روز قبل ہی کہا تھا کہ اگر اس پر سے تمام عائد پابندیاں ہٹالی جائیں تو وہ 60 فیصد تک افزودہ یورینیم کو کم کرنے کے لیے تیار ہے۔ حالانکہ ایران کا یہ موقف نیا نہیں ہے۔ ایرانی قیادت روزِ اوّل سے ہی عالمی برادری سے بار بار یہ کہتی رہی ہے کہ ایران صرف پرامن مقاصد کے لیے ہی یورینیم افزودگی کرنے کے اپنے وعدے کا پابند ہے، لیکن اسرائیل اور امریکہ کے لیے اصل مسئلہ یورینیم افزودگی سے زیادہ ایران کی دفاعی اور سائنسی محاذ پر حصولیابیاں ہیں۔ یہ حصولیابیاں اسرائیل کو اپنے شیطانی منصوبوں کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ نظر آتی ہیں۔ اسی لیے اسرائیل امریکہ کے توسط سے ایران کو مختلف بہانوں سے کمزور کرنے کی سوچی سمجھی پالیسی پر گامزن ہے۔ یہ ایران ہی ہے کہ جس کے دفاعی تعاون کے سبب حماس جیسی تنظیم نے اسرائیل کو اپنی تمامتر مجبوریوں اور مسلم ممالک کی فریبی سیاست کے باوجود ناکوں چنے چبوا دیے۔ یہ ایران ہی ہے کہ جس پر امریکہ اور ایران نے جارحانہ حملے کرکے اسے تباہ کرنے کی کوشش کی، لیکن اس کے غیر متوقع نتائج نے اسرائیل کو اس طرح حواس باختہ کر دیا ہے کہ اب تک ایران سے اپنی بارہ روزہ جنگ کے تباہ کن نتائج سے ابھر نہیں سکا ہے۔ ایران میں موساد اور سی آئی اے کے ایجنٹ بھیج کر وہاں عوامی بغاوت کرانے میں بھی امریکہ اور اسرائیل کس طرح ناکام ہوئے اسے دوہرانے کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔

ایران کو ڈرانے، دھمکانے اور دباؤ میں لینے کی تماتر کوششوں کے بعد ہی امریکہ نے جب مذاکرات کا راستہ منتخب کیا اور ایران کو مذاکرات کی میز پر سفارتی شکست دینے کی کوشش کی تو یہاں بھی اسے ناکامی کا ہی منھ دیکھنا پڑا۔ ایران نے کس طرح ترکیہ میں مذاکرات سے انکار کرکے امریکہ کو اومان میں مذاکرات کرنے کے لیے مجبور کیا، کس طرح امریکہ کے بڑے فوجی جنرل کو امریکی مذاکرات کاروں کی ٹیم سے باہر کروا کر امریکہ کی فوجی قیادت کو اس کی اوقات بتائی، کس طرح ایران کو دبانے اور اسے دفاعی اعتبار سے بے دست و پا کرنے کی سازشوں کو ناکام کرتے ہوئے مذاکرات کا دائرہ صرف ایران کے پرامن مقاصد کے ایٹمی پروگرام تک محدود رکھنے کی اپنی شرط کو منوایا اس سے اب پوری دنیا واقف ہو چکی ہے۔ امریکہ اور اسرائیل ایران کے اس مضبوط موقف کے سبب پریشان اس لیے ہیں کہ ایک طرف ایران کو کمزور کرنا مشرق وسطیٰ میں ان کی موثر موجودگی اور اسرائیل کی جارحیت کو جاری رکھنے کے لیے ضروری ہے، تو دوسری طرف ایران سے ٹکراؤ کے خطرات کچھ کم نہیں ہیں۔

ایران کی اپنی غیر معمولی فوجی طاقت اور چین و روس جیسے ممالک کا ایران کے ساتھ کھڑا ہونا کسی ممکنہ جنگ میں امریکہ اور اسرائیل کے لیے کسی بڑے خطرے سے کم نہیں ہے۔ خصوصاً اسرائیل کا وجود تو کسی بھی ٹکراؤ کے نتیجے میں بالکل ختم ہونے کے امکانات بہت سے امریکی اور اسرائیلی دفاعی ماہرین تک نے ظاہر کیے ہیں۔ ان حالات میں ایرانی وزیر خارجہ کا یہ بیان کہ ایران کسی پختہ یقین دہانی پر ہی جوہری اسلحہ کے عدم حصول کی ضمانت دیگا امریکہ کے لیے بڑا جھٹکا ہے۔ اس لیے کہ اب تک تو ایران اپنی طرف سے ہی عالمی برادری کے سامنے یہ کہتا رہا ہے کہ اس کا ارادہ ایٹم بم بنانے یا جوہری اسلحہ تیار کرنے کا نہیں ہے، اور صرف اپنی توانائی کی ضرورتوں کے لیے ہی ایران ایٹمی پروگرام چلا رہا ہے، لیکن عراقچی کا تازہ موقف اس بات کا بھی اشارہ ہے کہ اگر ایران کو بے دست و پا کرنے کی امریکہ و اسرائیل کی کوششیں جاری رہیں تو ایران اپنے ایٹمی منصوبے کا دائرہ بڑھا بھی سکتا ہے اور پہلے ظاہر کیے گئے موقف سے الگ جوہری اسلحہ تیار کرنے کے متبادل کو بھی اپنا سکتا ہے۔ یعنی اب مذاکرات کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ ایٹمی پروگرام کے تعلق سے بھی ایران کی مذاکرات جاری رکھنے پر آمادگی پر امن ایٹمی پروگرام جاری رکھنے کے اپنے حق سے مشروط ہے، جبکہ امریکہ و اسرائیل اس کے لیے انجانے خوف کے سبب قطعی تیار نہیں ہیں۔ عباس عراقچی کا امریکہ کے موجودہ رویے پر صاف کہنا ہے کہ ٹکنالوجی اور ترقی کو بمباری اور فوجی دھمکیوں کے ذریعے ختم نہیں کیا جا سکتا۔

عراقچی بلا جھجک یہ بھی کہتے ہیں کہ 'ہمیں اب بھی امریکیوں پر مکمل اعتماد نہیں ہے'۔ ایرانی وزیر خارجہ نے یاد دلایا کہ گذشتہ برس جون میں جب ہم مذاکرات کی میز پر تھے تو امریکہ نے ہم پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ عراقچی اسے امریکہ کے تعلق سے بہت برا تجربہ قرار دیتے ہیں۔ عراقچی کا یہ موقف اس بات کا شارہ ہے کہ ایران امریکہ کی طفل تسلیوں اور جھوٹے وعدوں کے جال میں پھنسنے کے لیے بھی تیار نہیں ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ امریکہ کس طرح مشرق وسطیٰ میں اپنے جھوٹ کے سہارے اسرائیلی مفادات کی حفاظت اور اپنی چودھراہٹ کا دفاع کرتا رہا ہے۔ لیکن ایران امریکہ کی مکاری اور عیاری کو بخوبی سمجھتا ہے اور مذاکرات پر آمادگی کے باوجود امریکہ کے فوجی، دفاعی یا سفارتی دباؤ کے سامنے جھکنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ یہی سبب ہے کہ اب اس طرح کی خبریں بھی آ رہی ہیں کہ ''دونوں فریق لچک دکھانے کے لیے تیار ہیں''، لیکن ظاہر ہے یہ لچک ایرانی مفادات اور پہلے سے اعلان شدہ موقف کی قیمت پر نہیں ہے۔ خبر یہ بھی آ رہی ہے کہ اب امریکہ ایران کے ذریعہ یورینیم کی محدود افزودگی کی شرط کے سامنے جھکنے کے لیے تیار ہے۔ حالانکہ امریکہ کی عیاریوں اور اسرائیل کے امریکہ پر دباؤ کو دیکھتے ہوئے اس بات پر یقین کرنا آسان نہیں ہے۔ اسی لیے تمام طرح کی خبروں کے درمیان دفاعی تجزیہ کار اب بھی یہ مانتے ہیں کہ امریکہ اور ایران کے درمیان مکمل معاہدہ مشکل ہی ہے۔ اس کا خاص سبب ان مذاکرات کے باوجود امریکہ کی مشرق وسطیٰ میں جاری جنگی سرگرمیاں اور ایران کے اس تعلق سے جاری دفاعی اقدامات ہیں۔ اس صورتحال کو امریکہ کی 'زیادہ سے زیادہ دباؤ کی پالیسی' اور ایران کی 'ریڈ لائن' پالیسی سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ یہ ریڈ لائن ہی دراصل امریکہ و اسرائیل کے خوف کا سبب بنی ہوئی ہے۔ دفاعی ماہرین اس بات کو تسلیم کر رہے ہیں کہ ایران سے کسی بھی طرح کا فوجی ٹکراؤ امریکہ و اسرائیل دونوں کے لیے تباہ کن ثابت ہوگا۔ اس لیے کہ اپنے یوم انقلاب کے موقع پر آیت اللہ کا منہ ای اور ایران کے دیگر قائدین نے جس مضبوط قوت ارادی اور امریکہ و اسرائیل کے خلاف جس پختہ عزم کا اظہار کیا ہے اس میں یہ بات تو طے ہے کہ ایران کو دباؤ میں لینے اور اسے اعصابی جنگ میں پھنسانے کی کوششیں اب بھی ناکام ثابت ہوئی ہیں اور مستقبل میں بھی ہونگی۔

naqvisiraj58@gmail.com
Mobile:9811602330

اپسٹین فائلز: کئی ملکوں میں سیاسی بحران، ہندوستان میں خاموشی

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

امریکی محکمہ انصاف کی جانب سے جاری حالیہ دستاویزات نے جیفری اپسٹین کی موت سے متعلق جاری بحث کو دوبارہ تیز کر دیا ہے جبکہ سوشل میڈیا پر مختلف قیاس آرائیاں بھی سامنے آنے لگی ہیں، نئی جاری ہونے والی فائلز میں صدا یافتہ فینا نسر اور جنسی جرائم کے مجرم جیفری اپسٹین کی موت کے بعد کی تصاویر اور ایف بی آئی کی ایک تفصیلی رپورٹ شامل ہے، جس میں 10 اگست 2019 کو جیل میں پیش آنے والے واقعہ کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں، تصاویر میں اپسٹین کی لاش اسٹیچر پر دکھائی گئی ہے اور گردن پر زخموں کے واضح نشانات بھی بتائے گئے ہیں، دستاویز کے مطابق ایک ناکام خودکشی کی کوشش کے بعد اپسٹین کو سخت نگرانی میں رکھا گیا تھا، تاہم ماہر نفسیات سے گفتگو میں انہوں نے مبینہ طور پر خودکشی میں عدم دلچسپی ظاہر کی تھی، فائلز میں جیل کے نظام کی بعض سنگین خامیوں کا بھی ذکر ہے، جن میں قیدی ساتھی کی منتقلی، گارڈز کی نگرانی میں کوتاہی اور واقعہ کی رات کیمروں کے خراب ہونے جیسے نکات شامل ہیں، ان دستاویزات کی اشاعت کے بعد انٹرنیٹ پر مختلف سازشی نظریات دوبارہ زیر بحث آ گئے ہیں، کچھ صارفین نے مبینہ لاش کی تصاویر کو پرانی تصاویر سے ملا کر جسمانی خدوخال میں فرق کے دعوے کیے ہیں۔

امریکی قانون سازوں نے بدنام زمانہ فینا نسر اور سزا یافتہ جنسی مجرم جیفری اپسٹین کے اثاثوں سے حاصل کردہ ہزاروں صفحات پر مشتمل دستاویزات جاری کی ہیں، جس نے پوری دنیا میں ہلچل مچا رکھی ہے اور دنیا بھر کی سیاست میں ایک طوفان برپا ہے، ان دستاویزات میں امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ، سابق پاکستانی وزیر اعظم اور کرکٹر عمران خان، ٹرمپ کے سابق مشیر سی ٹی اوبینن، سابق شہزادہ اور بادشاہ چارلس کے بھائی اینڈریو، ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی، حکومت ہند کے وزیر ہردیپ سنگھ پوری، امبانی، میڈیا، سیاست اور تفریح کی دنیا سے تعلق رکھنے والی دیگر اہم شخصیات کے نام شامل ہیں، جو اپسٹین کے وسیع روابط کی جھلک پیش کرتے ہیں، ٹرمپ کئی برسوں تک اپسٹین کے دوست رہے مگر ان کا کہنا ہے کہ دونوں میں تقریباً 2004 میں اختلافات پیدا ہو گئے تھے، یعنی اپسٹین کی پہلی گرفتاری سے کئی سال پہلے ٹرمپ نے اپسٹین کے حوالے سے کسی بھی بدعملی میں شمولیت سے مستقل طور پر انکار کیا ہے، اپسٹین فائل سے مراد وہ عدالتی دستاویزات، گواہیاں، رپورٹس، ای میلز اور دیگر اہم شواہد ہیں، جو امریکی فینا نسر جیفری اپسٹین کے کم عمر لڑکیوں کے جنسی استحصال، اسمگلنگ اور عالمی اشرافیہ کے ساتھ تعلقات پر مبنی ہیں، یہ وہ فائلز ہیں، جنہوں نے صرف ایک شخص نہیں بلکہ پوری عالمی طاقت اور اس کے اخلاقی وجود کو بے نقاب کر دیا ہے۔ 1998 میں اپسٹین نے امریکن ورجن آئی لینڈز میں ایک نجی جزیرہ خریدا، جہاں اس نے ایک نیلے گنبد والی پرتعیش عمارت تعمیر کی، پورا جزیرہ سخت سیکورٹی کے حصار میں تھا، وہاں رسائی صرف اس کے ذاتی ہیلی کاپٹر یا نجی بحری جہاز کے ذریعے ہی ممکن تھی، یہی جزیرہ اس گھناؤنے جرائم کا اصل مرکز بن چکا تھا، جہاں کم عمر لڑکیوں کو لایا جاتا، ان پر ذہنی و جسمانی جبر کیا جاتا اور عالمی اشرافیہ کی ہوس کی آگ بجھائی جاتی تھی، اپسٹین اپنے نجی طیاروں کے ذریعے لڑکیوں کو گھروں، محلات اور جزیرے کے درمیان منتقل کرتا، جبکہ اس کے پاس موجود ویڈیوز، تصاویر، نوٹس اور ڈیجیٹل ریکارڈ اس کے پورے نیٹ ورک کو محفوظ رکھتے، بالآخر 2019 میں امریکی حکومت نے اسے بچوں کی اسمگلنگ اور جنسی استحصال کے الزامات میں گرفتار کر لیا، مگر چند ہی دنوں بعد وہ جیل میں مردہ پایا گیا، سرکاری موقف خودکشی کا تھا مگر دنیا کے بیشتر حلقے آج تک اسے ایک منظم قتل سمجھتے ہیں، تاکہ وہ زبان ہمیشہ کے لیے بند ہو جائے جو طاقت کے ایوانوں کا پول کھول سکتی تھی، ان فائلز کا کچھ حصہ سامنے آیا تو دنیا حیران نہیں بلکہ خوف زدہ ہو گئی، کیونکہ جو نام سامنے آئے وہ محض سیاسی لیڈروں یا سرمایہ داروں تک محدود نہیں تھے، بلکہ بادشاہوں، شہزادوں، حکمرانوں، پروفیسرز، سفارت کاروں، عالمی تنظیموں کے سربراہوں، ٹیکنالوجی کے شہنشاہوں اور میڈیا ٹائکونز تک پھیلے ہوئے تھے۔ اپسٹین سے متعلق خفیہ دستاویزات کے انکشاف نے دنیا بھر میں تہلکہ مچا دیا ہے، امریکی محکمہ انصاف نے گزشتہ 30 جنوری کو تقریباً 30 لاکھ صفحات پر مشتمل دستاویزات جاری کی تھی، جس کے بعد دسیوں ممالک میں 15 سے زائد اعلیٰ حکام کو مستعفی ہونے پر مجبور کر دیا گیا ہے، 80 سے زیادہ طاقتور افراد زیر تفتیش ہیں، ان فائلوں میں سیاست دانوں، سفیروں، ارب پتیوں اور شاہی خاندانوں کے نام شامل ہیں۔ ای میلس، فلائٹ لاگز اور رابطے کے ریکارڈ میں 700 سے ایک ہزار بااثر لوگوں کا ذکر ہے، بہت سے معاملات میں نابالغ لڑکیوں کے جنسی استحصال کے الزامات ہیں، ان دستاویزات میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ، سابق صدر بل کلنٹن اور ہیلری کلنٹن جیسے ہائی پروفائل نام مختلف حوالوں سے ظاہر ہوتے ہیں، اپسٹین کے انکشافات سے یورپ سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے اور تقریباً 10 ممالک میں استعفوں کی لہر شروع ہو گئی ہے، برطانیہ میں سب سے زیادہ تین عہدے داروں نے استعفیٰ دیا، سابق سفیر پیٹر مینڈیلسن، ایڈوائزر ایڈم پیری اور پی ایم کیئر اسٹارمر کے چیف آف اسٹاف مورگن میک سوینی، سلوواکیہ میں سابق وزیر خارجہ اور قومی سلامتی کے مشیر میرو سلاف لیچک نے 300 سے زیادہ مجرمانہ ای میلز اور چیٹس کے انکشاف کے بعد استعفیٰ دے دیا، سویڈن کی سینئر سفارت کار جوانا روبینسٹائن نے استعفیٰ دے دیا، ناروے کی سفیر موناجول، امریکی وزیر محنت الیکس اکوسٹا اور ایم آئی ٹی لیب کے سربراہ جوچی ایتو سمیت کئی لوگ مستعفی ہو گئے۔ معروف امریکی گلوکارہ شیریل کرو نے اپسٹین اسکینڈل تحقیقات سے متعلق دستاویزات کے اجرا کے بعد امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے خلاف مواخذے اور ان کی گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے، جس سے بااثر شخصیات کے احتساب پر نئی بحث کا آغاز ہو گیا ہے، میڈیا رپورٹس کے مطابق انسٹاگرام اسٹوریز پر جاری بیان میں شیریل کرو نے کہا کہ اپسٹین فائل سے متعلق مختلف ممالک میں نامزد افراد کو نتائج کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے مگر امریکہ میں یا تو اس معاملے کو نظر انداز کیا جا رہا ہے یا اسے جھوٹ قرار دیا جا رہا ہے، انہوں نے کہا کہ اگر بااثر رہنماؤں کو بچوں کے استحصال سے متعلق الزامات پر جواب دہ نہ ٹھہرایا گیا تو یہ انصاف کے اصولوں کے منافی عمل ہوگا، معروف امریکی گلوکارہ نے کہا کہ ٹرمپ کے ساتھ ساتھ ہر وہ شخص خواہ وہ ڈیموکریٹ ہو یا ریپبلکن، امریکی ہو یا غیر ملکی جسے اس معاملے کا علم تھا اور اس نے خاموشی اختیار کی اسے بھی قانون کے کٹہرے میں لانا ضروری ہے۔

ادھر اپسٹین سے متعلق خفیہ فائلز کے انکشاف نے یورپ سمیت کئی ممالک کی حکومتوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے جس کے اثرات برطانیہ کی سیاست تک بھی پہنچے ہیں اور وہاں سیاست میں نیا بحران سامنے آ گیا ہے، سابق سفیر پیٹر مینڈلسن کے اپسٹین سے روابط سامنے آنے پر تنازعہ شدت اختیار کر گیا، برطانوی وزیر اعظم کے استعفیٰ کی قیاس آرائیاں تیز ہو گئی ہیں، سمجھا جا رہا ہے کہ وہ کسی بھی وقت مستعفی ہو سکتے ہیں اور موجودہ وزیر داخلہ شبانہ محمود وزارت عظمیٰ کے منصب پر فائز ہو سکتی ہیں، اگر ایسا ہوتا ہے تو شبانہ برطانوی وزیر اعظم بننے والی پہلی مسلم خاتون بننے کا اعزاز حاصل کریں گی، برطانوی میڈیا کے مطابق وزیر اعظم کے مشیر مورگن مک سوینی کے استعفیٰ نے سیاسی دباؤ میں اضافہ کر دیا ہے، حالانکہ برطانوی کابینہ کے بیشتر وزراء نے اسٹارمر کی حمایت کی ہے لیکن اسکاٹ لینڈ لیبر رہنما انس سرور نے قیادت تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا ہے، شبانہ محمود اس وقت وزیر داخلہ ہیں، میڈیا رپورٹس میں کہا جا رہا ہے کہ حالات بدلنے کی صورت میں وہ ملک کی پہلی مسلم وزیر اعظم بن سکتی ہیں، برطانوی ایوانوں میں سیاسی دباؤ کی ایک بڑی وجہ امریکہ میں سامنے آنے والی اپسٹین فائلز ہیں، ان فائلز میں پیٹر مینڈلسن کا نام آنے سے اسٹارمر پر دباؤ بڑھ گیا ہے اور لیبر پارٹی کے کئی اراکین پارلیمنٹ ان سے ناراض بتائے جا رہے ہیں، لیبر پارٹی اس وقت ہاؤس آف کامن میں واضح اکثریت رکھتی ہے۔

وزیر اعظم برطانیہ کیئر اسٹارمر موجودہ طور پر قیادت کے بحران کا شکار ہیں، ایسے میں شبانہ محمود کو ممکنہ جانشین اور برطانیہ کی پہلی مسلم وزیر اعظم کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، زیر بحث ناموں میں سب سے نمایاں نام برطانوی ہوم سکریٹری شبانہ محمود کا ہے، جو نہ صرف اسٹارمر کی قریبی حلیف ہیں بلکہ ممکنہ طور پر برطانیہ کی پہلی مسلم وزیر اعظم بن سکتی ہیں، لیبر پارٹی کے اندرونی حلقوں میں شبانہ محمود کو ایک مضبوط اور سنجیدہ سنجیدہ لیڈر کے طور پر دیکھا جا رہا ہے اگر وہ اس منصب تک پہنچتی ہیں تو یہ برطانوی سیاسی تاریخ کا ایک غیر معمولی اور تاریخی موقع ہوگا، شبانہ محمود پیشے کے اعتبار سے ایک وکیل اور لیبر پارٹی کی سینئر رہنما ہیں وہ ایک اچھی مقرر، نظم و ضبط کی حامل سیاستداں اور پارٹی کے دائیں بازو سے وابستہ سمجھی جاتی ہیں، انہیں طویل عرصے سے کیئر اسٹارمر کی قابل اعتماد ساتھی تصور کیا جاتا رہا ہے، شبانہ محمود 45 سالہ وکیل اور لیبر پارٹی کی مضبوط رہنما سمجھی جاتی ہیں، شبانہ محمود کا تعلق پاکستانی نژاد کشمیری خاندان سے ہے انھوں نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے قانون کی تعلیم حاصل کی اور بیرسٹر بنیں، 2010 میں پہلی بار پارلیمنٹ پہنچی اور پہلی مسلم خواتین اراکین میں شامل ہوئیں، شبانہ محمود کی پیدائش برمنگم میں ہوئی انھوں نے آکسفورڈ یونیورسٹی کے ایک کالج سے 2002 میں قانون کی تعلیم مکمل کی، جبکہ 2003 میں انس آف کورٹ اسکول آف لا سے بار ووکیشنل کورس مکمل کیا، بعد ازاں انہوں نے بطور بیرسٹر عملی وکالت بھی کی، 2025 میں انہیں وزیر داخلہ مقرر کیا گیا، ایمیگریشن کے معاملے میں ان کی پالیسیاں سخت رہی ہیں، انہوں نے مستقل رہائش کے قوانین مزید سخت کرنے کی حمایت کی ہے، شبانہ کے وزیر اعظم بننے کے لیے اسٹارمر کا استعفیٰ یا قیادت سے ہٹا ضروری ہوگا، قیادت کے چیلنج کے لیے کم از کم 81 لیبر اراکین پارلیمنٹ کی حمایت درکار ہے، آنے والے دنوں میں یہ واضح ہوگا کہ شبانہ محمود اس موقع سے کس حد تک فائدہ اٹھاتی ہیں؟ برطانوی وزیر اعظم کے اس وقت اپنی کارکردگی یا کسی ذاتی غلطی کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک سیاسی فیصلے کی وجہ سے شدید دباؤ کا شکار ہیں، جس نے ان کے سیاسی مستقبل پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے، اسٹارمر کا ایک متنازع فیصلہ ان سے وزارت عظمیٰ چھن جانے کا باعث بن سکتا ہے، اور ان کی جگہ برطانوی تاریخ میں پہلی بار ایک خاتون مسلمان کو وزیر اعظم بنائے جانے کا امکان ہے، یہ معاملہ معروف کاروباری شخصیت اور جنسی مجرم جیفری اپسٹین سے متعلق فائلوں کے دوبارہ منظر عام پر آنے اور اسٹارمر کی جانب سے پیٹر مینڈلسن کو لیبر پارٹی کے پاور اسٹرکچر میں واپس لانے سے جڑا ہے، مینڈلسن کو اپسٹین کے قریبی ساتھیوں میں شمار کیا جاتا رہا ہے، اگرچہ اسٹارمر یا مینڈلسن پر براہ راست کسی غلط کام کا الزام نہیں ہے لیکن سیاست میں عوامی تاثر اور وقت کی نزاکت بہت اہمیت رکھتی ہے، برطانیہ کے سیاسی حلقوں میں یہ بحث چھڑ گئی ہے کہ کیا اسٹارمر کے سیاسی فیصلے کی یہ چوک ان کی رخصتی کا سبب بن سکتی ہے اور کیا اس کے نتیجے میں ملک کو پہلی مسلمان خاتون وزیر اعظم مل سکتی ہے؟ پیٹر مینڈلسن، لیبر پارٹی کے پرانے اور بااثر کھلاڑی سمجھے جاتے ہیں لیکن ان کا نام ایلیٹ نیٹ ورک اور بااثر شخصیات کے ساتھ جوڑا جاتا رہا ہے، اپسٹین طوفان کے دوبارہ اٹھنے سے برطانوی عوام میں اشرافیہ کے اثر و رسوخ کے خلاف غصہ پایا جاتا ہے اور ایسے میں اسٹارمر کا میڈلسن پر بھروسہ کرنا بہت سے ارکان پارلیمنٹ کو ایک بڑی سیاسی غلطی لگ رہا ہے، لیبر پارٹی کے اندر یہ سوالات شدت سے ابھر رہے ہیں کہ کیا وزیر اعظم عوامی جذبات کو سمجھنے میں ناکام رہے ہیں۔ گزشتہ روز پرنس اور پرنسس آف ویلز کے ترجمان نے ایک بیان میں کہا کہ میں اس بات کی توثیق کر سکتا ہوں کہ شہزادہ اور شہزادی اپسٹین کی جاری ہونے والی دستاویز میں ہونے والے انکشافات پر گہری تشویش میں مبتلا ہیں، ترجمان کے مطابق ان کی تمام تر ہمدردیاں اور توجہ متاثرین کے ساتھ ہیں، پرنس اینڈرو کے جنسی مجرم سے تعلقات کے باعث یہ معاملہ شاہی خاندان تک جا پہنچا ہے، واضح رہے کہ گزشتہ برس اکتوبر میں اینڈریو سے شاہی اعزازات واپس لے لئے گئے تھے، اب اپسٹین فائلز کے جاری ہونے کے بعد انکے اپسٹین سے تعلقات بھی سامنے آئے ہیں، جسکے بعد وہ متعدد الزامات کی زد میں آ چکے ہیں، شاہ چارلس کے بھائی پرنس اینڈریو پر لگے تازہ الزامات میں یہ دعوی بھی شامل ہے کہ انہوں نے برطانیہ کے تجارتی نمائندہ کے طور پر اپنے کردار کے دوران حساس معلومات اپنے متنازعہ دوست کے ساتھ شیئر کی، جبکہ ان پر اپسٹین کی فراہم کردہ خواتین کے ساتھ جنسی تعلقات رکھنے کے الزامات بھی عائد کیے گئے ہیں۔

دوسری طرف کمسن بچیوں سے زیادتی میں ملوث بدنام زمانہ امریکی جنسی مجرم جیفری اپسٹین کی رازداں دوست گزلین میکسوویل نے امریکی اراکین کانگریس سے کہا ہے کہ وہ صرف اسی صورت زبان کھولے گی، جب صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے معافی کا اعلان کیا جائے گا، ٹرمپ نے میکسوویل کو معافی دینے کا واضح جواب نہیں دیا، میکسوویل کو 2021 میں سزا سنائی گئی تھی، اس پر اپسٹین کے ساتھ مل کر جنسی مقاصد کے لیے کم عمر لڑکیوں کی انسانی اسمگلنگ کا جرم ثابت ہو گیا تھا، وہ اس وقت ٹیکساس کی جیل میں 20 سال کی سزا کاٹ رہی ہے، واضح رہے کہ جیفری اپسٹین کو 2008 میں کم عمر لڑکیوں کو جسم فروشی پر اکسانے کے جرم میں سزا سنائی گئی تھی، 2019 میں جیل میں مشتبہ حالت میں اس کی موت ہو گئی تھی، حکام نے اسے خودکشی قرار دیا تھا، تاہم بعض میڈیا گوشوں میں یہ دعوی کیا گیا ہے کہ کسی نے اسے ہلاک کر دیا وہ اس وقت جنسی اسمگلنگ کے الزامات کا سامنا کر رہا تھا۔ اپسٹین سے منسلک تازہ امریکی دستاویزات میں متعدد بااثر اور معروف شخصیات کے نام سامنے آنے کے بعد دسیوں افراد کو اپنے عہدوں سے مستعفی ہونا پڑا، کئی افراد کو سرکاری تحقیقات اور عوامی سوالات کا سامنا بھی کرنا پڑ رہا ہے۔ دنیا کے امیر ترین شخص ایلون مسک نے کہا ہے کہ جو بھی متاثرہ شخص جنسی مجرم جیفری کے بارے میں سچ بولے گا میں اس کی مدد کروں گا، مسک نے ایکس پر یہ اعلان کیا ہے کہ میں ہر اس متاثرہ شخص کے دفاع کی قانونی فیس ادا کروں گا جو جیفری اپسٹین کے بارے میں سچ بولے گا، انہوں نے یہ اعلان اس وقت کیا جب امریکی مصر میٹ والس نے اپنی پوسٹ میں ایک ویڈیو شیئر کی، جس میں خواتین یہ دعوی کرتی نظر آئیں کہ جیفری اپسٹین اور اس کے ساتھیوں نے ان کے ساتھ زیادتی کی ہے، میٹ والس نے اپنی پوسٹ کے کیپشن میں لکھا کہ میں جیفری اپسٹین سے متعلق محکمہ انصاف کی جانب سے تمام فائلز کو جاری کرنے کی حمایت کرتا ہوں لیکن میرا سوال ہے کہ خواتین نے جیفری اپسٹین کے ساتھیوں کا عوامی سطح پر نام کیوں نہیں لیا، جن پر وہ زیادتی کرنے کے الزام لگا رہی ہیں، انہوں نے مزید لکھا کہ یہ خواتین کسی بھی وقت اپنے ساتھ بدسلوکی کرنے والوں کا نام لے سکتی ہیں، میٹ والس نے یہ بھی لکھا کہ یہ خواتین معاشرے کے سب سے طاقتور عہدوں پر بیٹھے بچوں کے ساتھ زیادتی کرنے والوں کے نام جاننے کا دعوی کر رہی ہیں لیکن ہمیں نام نہیں بتا رہی ہیں کیونکہ شاید ان خاتون کو ڈر ہے کہ ایسا کرنے پر انہیں قانونی نتائج کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

یہ بات بالکل درست ہے کہ اپسٹین فائلز میں کسی بھی شخصیت کا نام آ جانے سے اس کا جرم قانونی طور پر ثابت نہیں ہو جاتا مگر یہ حقیقت بھی کم اہم نہیں ہے کہ عالمی سطح کے ایک بدنام مقدمے کی ٹرائل فہرست میں شامل ہو جانا کسی بھی باوقار شخصیت کے دامن پر ایسا داغ ہے، جسے بے گناہی کے سینکڑوں دلائل بھی مکمل طور پر دھو نہیں سکتے، ایسے الزامات قانونی کم، اخلاقی اور تہذیبی سوال زیادہ کھڑے کرتے ہیں، دنیا کی نظروں میں یہ محض ایک کیس نہیں رہتا بلکہ کردار، فیصلہ سازی اور انسانی وقار پر ایک مستقل سوالیہ نشان بن کر رہ جاتا ہے، ان فائلز میں بتایا جاتا ہے کہ ابھی اور کئی ہندوستانیوں کے نام بھی شامل ہیں جن کی تف

UTTAR PRADESH
E-mail:lohianama@gmail.com, Website:www.lohianama.com

اترپردیش

مصنوعی ذہانت نے صنعت، تعلیم اور سماج میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کردی ہیں: پنکج مشرا

خواجہ یونیورسٹی میں پرومپٹ انجینئرنگ ایجنٹک اے آئی موضوع پر یک روزہ ورکشاپ کا انعقاد

لکھنؤ (پریس ریلیز): خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ کمپیوٹر سائنس و انفارمیشن ٹکنالوجی کے زیرِ اہتمام" پرومپٹ انجینئرنگ ایجنٹک اے آئی" کے موضوع پر ایک روزہ ورکشاپ کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس ورکشاپ کا مقصد طلبہ و طالبات کو مصنوعی ذہانت کی جدید ترین تکنیکوں سے روشناس کرانا اور انھیں عصری صنعتی تقاضوں کے مطابق باصلاحیت بنانا تھا۔ اس ورکشاپ کے مہمان خصوصی اور کلیدی مقرر سمبھو جین (ڈیٹا اینالسٹ) نے اپنے جامع اور معلومات افزا خطاب میں پرومپٹ انجینئرنگ کی جدید تکنیکوں ایجنٹک اے آئی کے تصور اے آئی ایجنٹس کی عملی کارکردگی اور صنعت و تحقیق کے میدان میں ان کے مؤثر اطلاق پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انھوں نے واضح کیا کہ پرومپٹ انجینئرنگ کے ذریعے مصنوعی ذہانت کے نظام سے بہتر اور زیادہ مؤثر نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں جب کہ ایجنٹک اے آئی خودمختار نظاموں کی تشکیل میں کلیدی کردار ادا کر رہی ہے جو خود فیصلے کرنے اور پیچیدہ مسائل کا حل تلاش کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ سمبھو جین نے مختلف عملی مثالوں اور کیس اسٹڈیز کے ذریعے بتایا کہ کس طرح اے آئی ایجنٹس کو آٹومیشن، ڈیٹا اینالیسس، فیصلہ سازی کے نظام اور مختلف صنعتی شعبوں میں کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جا رہا ہے۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ موجودہ دور میں مصنوعی ذہانت محض ایک تحقیقی شعبہ نہیں رہی بلکہ صنعت، تجارت، تعلیم اور روزمرہ زندگی کا ایک لازمی حصہ بنتی جا رہی ہے اس لیے طلبہ کے لیے اس میدان میں مہارت حاصل کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

اس ورکشاپ کے دوران مسٹر پنکج مشرا، ڈائریکٹر اینالائز انفوٹیک لکھنؤ نے اپنے بصیرت افروز خطاب میں آٹومیشن، فیصلہ سازی کے جدید نظام اور اے آئی پر مبنی حل کی بڑھتی ہوئی اہمیت کو نہایت مؤثر انداز میں اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ عہد میں مصنوعی ذہانت نہ صرف صنعتی شعبے میں انقلاب برپا کر رہی ہے بلکہ مختلف سماجی اور تعلیمی میدانوں میں بھی اس کے مثبت اثرات نمایاں طور پر سامنے آ رہے ہیں۔ انھوں نے مزید وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ ایجنٹک اے آئی ایسی جدید ٹکنالوجی ہے جو خودمختار طور پر کام کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے، جس کے ذریعے نظام خود فیصلے کر سکتے ہیں، پیچیدہ مسائل کا تجزیہ انجام دے سکتے ہیں اور دستی مداخلت کے بغیر مؤثر حل پیش کر سکتے ہیں۔ ان کے مطابق ایجنٹک اے آئی مستقبل کی ٹکنالوجی کی بنیاد ہے، جو نہ صرف کام کی رفتار اور معیار کو بہتر بنائے گی بلکہ اداروں کی کارکردگی میں نمایاں اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ انسانی وسائل کے بہتر استعمال کو بھی یقینی بنائے گی۔ مسٹر پنکج مشرا نے مختلف عملی مثالوں اور عصری صنعتی تجربات کی روشنی میں یہ بھی واضح کیا کہ آٹومیشن اور اے آئی پر مبنی نظام کس طرح پیداواری عمل کو تیز، کم خرچ اور زیادہ درست بنا رہے ہیں، جس کے نتیجے میں صنعت اور تحقیق دونوں شعبوں میں نئی راہیں ہموار ہو رہی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ طلبہ اگر ان جدید مہارتوں سے خود کو آراستہ کر لیں تو وہ مستقبل کے چیلنجز کا بخوبی مقابلہ کر سکتے ہیں اور قومی و عالمی سطح پر نمایاں مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ اس ورکشاپ کا انعقاد ڈاکٹر مظہر خالق (کنوینر) اور ڈاکٹر رضا عباس حیدری (کو۔کنوینر) کی نگرانی میں عمل میں آیا۔ انھوں نے کہا کہ اس نوعیت کی ورکشاپس طلبہ میں جدید ٹکنالوجی سے دلچسپی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں عملی میدان کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اس موقع پر شعبے کے تمام اساتذہ ڈاکٹر ولی اللہ، ایس۔ ظفر مہدی کاظمی، سوربھ سنگھ راٹھور، مسکان چودھری اور شریا نشی گپتا کے علاوہ بڑی تعداد میں طلبہ و طالبات نے جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی۔

جامعہ اہلسنت قادریہ گلشن رضا میں سالانہ امتحان میں اول، دوم، سوم، مقام حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کو انعامات دیکر حوصلہ افزائی

مشاھد نگر/ گونڈہ (شرف الدین خان حشمتی) گوراچوکی مسکنواں روڈ پر واقع جتھیا گڑھ بازار سے متصل جامعہ اہلسنت قادریہ گلشنِ رضا لوتھر پور (بھرپوروہ) میں سالانہ امتحان کے نتائج کا اعلان کیا گیا۔ اس موقع پر اچھے نمبروں سے کامیاب ہونے والے طلبہ وطالبات کو تقسیم انعامات کے ذریعے حوصلہ افزائی کی گئی۔ جس میں تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلبہ نے انعامات حاصل کیے۔ واضح رہے کہ جمعرات کو لوتھر پور میں واقع جامعہ اہلسنت قادریہ گلشنِ رضا میں سالانہ امتحان کا انعقاد مکمل شفافیت کے ساتھ کیا گیا۔ اس موقع پر باہر سے تشریف لائے معزز مہمان سینئر صحافی الحاج قاری شرف الدین خان حشمتی، نے علمِ دین کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: **طلب العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمة** یعنی "ہر مسلمان مرد اور عورت پر علمِ دین حاصل کرنا فرض ہے"۔ انہوں نے والدین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ "آدھی روٹی کھائیں مگر اپنے بچوں کو ضرور پڑھائیں۔"

انہوں نے مزید کہا کہ تعلیم ہی انسان کو اچھے اور برے میں تمیز سکھاتی ہے، اس لیے بچوں کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم سے بھی مضبوط کریں، تاکہ وہ مستقبل میں انجینئر، ایڈوکیٹ، ڈاکٹر بن کر قوم کی خدمت کر سکیں۔ اور ساتھ ہی نقیب اہلسنّت مولانا غلام غوث ساقی تنویری نے کہا کہ ہمیں اپنی نئی نسلوں کے دلوں کے اندر نورِ علم کی شمع روشن کرنے کے لئے اپنے مکاتب کو مضبوط کرنا ہوگا اور حالات کے تقاضے کو مدنظر رکھتے ہوئے تعلیمی نظام میں سدھار پیدا کرنا ہوگا، ورنہ آپ دیکھیں مانٹیسری اسکولوں میں وہاں کسی سے مالی تعاون نہیں لیتے بلکہ ہر بچے سے سو، دوسو، روپے فیس کے طور پر لیتے ہیں، اسی میں سے ٹیچروں کا تنخواہ بھی دیتے ہیں اور چند دنوں میں بلڈنگیں تیار کر لیتے ہیں گاڑی بھی لے آتے ہیں مگر ہمارے یہاں کیا سسٹم ہے؟ کیا وجہ ہے چندے آتے ہیں ایک دو مدرس ہوتے ہیں پھر بھی ترقی نہیں ہوتی! تو اس میں ہم نے مدارس کے وقار کو نہ سمجھنے کی بھول کی ہے تو ہمیں اور آپ کو اپنے مدارس کے وقار کو سمجھنے کی ضرورت ہے، جہاں ضرورت پیش آئے خلوص نیت کے ساتھ کام کریں انشاءاللہ ترقی ہمیں ضرور ملے گی۔ اس موقع پر مدرسہ کے اساتذہ کرام مولانا علی احمد حشمتی، اور ماسٹر عابد رضا بیگ رضوی، مدرسے کے ذمہ داران سیکرٹری وحید اللہ چودھری، خزانچی غلام سعید، منیجر محمد قاسم۔ انکے علاوہ گرام پردھان عرفان احمد خان حشمتی، جھنن، احمد علی، عبد العزیز، رئیس احمد، عطاء اللہ سمیت کثیر تعداد میں لوگ موجود رہے۔ پروگرام کے دوران طلبہ وطالبات کو ان کی محنت کے مطابق انعامات دیے گئے۔

ایم آئی کرئیٹو اسکول میں سالانہ جلسہ کا انعقاد

سلطانپور (نامہ نگار): ایم آئی کرئیٹو اسکول اسروگا میں گزشتہ روز اسکول کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا جس میں بچوں کے کھیل کے مقابلے ہوئے جس میں اونچی کود، لمبی کود، ریس، کھوکھو، کبڈی وغیرہ کے مقابلے ہوئے ساتھ ہی بچوں کے کلچرل پروگرام بھی ہوئے جس میں بچوں نے نعت، ترانے، قومی گیت، اصلاحی ڈرامے وغیرہ پیش کئے۔ اس موقع پر آئے ہوئے مہمانوں میں سے صحافی عامل صدیقی نے علم کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ وہی علم علم نافع ہے جو اپنے رب کی بتائی ہوئی تعلیمات کے مطابق حاصل کیا جاتا ہے اسلام نے سائینس، ٹیکنالوجی، فلسفہ، ریاضی ہر قسم کی تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دی ہے بس شرط یہ لگائی ہے کہ تمام علم کو توحید، رسالت اور آخرت کے عقیدہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے حاصل کیا جائے۔ ایم آئی کرئیٹو اسکول کے چیئرمین محمد شہیم صدیقی اور ڈائریکٹر محمد عزیر صدیقی کے بدست بچوں کو انعامات سے نوازا گیا جس میں چند ایک نام یوں ہیں محمد عادل، طوبی، کلسوم، عدل، انایا، عزیر اور توحید وغیرہ اس موقع پر مولانا محمد عثمان قاسمی، انجینئر شمیم احمد، پرواز کامل قدوائی، فاخر قدوائی، عامر قدوائی، محمد ضیغم، حافظ شاہ نور سمیت دیگر اہل علم و دانش موجود تھے۔ اسکول کی پرنسپل ڈاکٹر عقیٰ انصاری نے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بچوں کے روشن مستقبل کے لئے دعائیں کیں۔

معروف شاعر وافسانہ نگار ڈاکٹر یوسف گوہر کی برسی پر قرآن خوانی وفاتحہ خوانی آج

شاھجہاں پور (نامہ نگار): معروف ادیب، شاعر، افسانہ نگار و سہ ماہی اُفق نو کے بانی ڈاکٹر یوسف علی خاں گوہر کی 15/ ویں برسی کے سلسلے میں 15/ فروری 2026 بروز اتوار بعد نمازِ ظہر ایمن زئی جلال نگر میں قرآن خوانی و فاتحہ خوانی برائے ایصال ثواب ہوگی۔ یہ اطلاع راشد حسین راہی نے دی ہے۔

جامعہ عربیہ میں حج تربیتی و ٹیکا کاری کیمپ 16 فروری کو

سلطانپور (نامہ نگار): جامعہ عربیہ خیر آباد سلطانپور کے پرنسپل مولانا محمد احمد وارثی نے بتایا کہ جامعہ عربیہ میں عازمین حج برائے سال 2026 کے لئے صوبائی حج کمیٹی کی طرف سے ایک تربیتی و ٹیکا کاری کیمپ کا انعقاد 16 فروری بروز دوشنبہ صبح ساڑھے نو بجے سے منعقد ہوگا جس میں عازمین حج کی ٹیکا کاری ضلع ہسپتال کے عملہ کے ذریعہ کی جائیگی نیز جامعہ عربیہ کے اساتذہ سفر حج کے متعلق ضروری ہدایات دیتے ہوئے رہنمائی فرمائینگے۔ مولانا محمد احمد وارثی نے کہا کہ عازمین حج 16 فروری کو صبح ساڑھے نو بجے تک جامعہ عربیہ پہنچ جائیں اور اپنے ساتھ اپنا کورنمبر، پاسپورٹ سائز تصویر، بلڈ گروپ کا کاغذ، آدھار کارڈ، میڈیکل اسکریننگ سرٹیفکٹ، میڈیکل رپورٹ اور کووڈ 19 ویکسین سرٹیفکٹ ضرور لائیں۔

خواجہ سید محمد نظامی کے انتقال پر ملال پر تعزیتی جلسہ

نئی دھلی (پریس ریلیز): 7/فروری 2026 کو خواجہ سید محمد نظامی کا اپنے آبائی مکان کے غسل خانے کا گیزر پھٹنے سے انتقال ہوگیا۔ ان کے انتقال سے حلقہ نظامیہ نیاز مندان خواجہ حسن ثانی نظامی اور پیر بھائیوں کو شدید صدمہ پہنچا ہے اور مرحوم کے اہل خانہ کو اس غم سے نکلنے میں کافی وقت لگے گا۔ سید محمد نظامی خواجہ حسن نظامی کے چشم و چراغ تھے۔ خواجہ حسن ثانی نظامی نے اپنے بھتیجے سید محمد نظامی کو اپنا جانشین مقرر کر دیا تھا۔ سید محمد نظامی نے ماہنامہ منادی کو از سر نو جاری کیا۔ خواجہ حسن نظامی اور حسن ثانی نظامی کی تالیفات کو نہ صرف شائع کیا بلکہ اسے پیر بھائیوں تک اور اردو کی بستیوں تک پہنچانے کا کام کیا۔ غالب اکیڈمی میں ان کے انتقال پر ملال ایک تعزیتی جلسے کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر ان کے برادر نسبتی سید عبد الرب نے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سید محمد نظامی نے بہت کم وقت میں پروگراموں کے انعقاد کا ہنر سیکھ لیا۔ ان کے جانے سے ہمارا خاندان صدمے میں ہے۔ مرحوم کے ماموں ڈاکٹر محمد علی نظامی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ خواجہ حسن ثانی کے انتقال کے بعد سید محمد نظامی نے بہت جلد انتظام و انصرام سیکھ لیا۔ خواجہ حسن نظامی میموریل سوسائٹی کے صدر پروفیسر اختر والواسع نے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ موت برحق ہے اس پر کسی کا زور نہیں ہے۔ وہ انسان دوست تھے اپنے دادا اور تایا کی روایت کو آگے بڑھایا۔ پروفیسر معظم الدین نے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ ان کا رخصت سانحہ عظیم ہے۔ عرس کے موقع پر وہ کوئی نہ کوئی کتاب شائع کر کے اجرا کرتے تھے۔ کچھ روز پہلے فیضان فخریہ کا اجرا ہوا تھا۔ اس موقع پر ڈاکٹر سید فاروق نے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خواجہ سید محمد نظامی کے گھرانے سے میرے دیرینہ مراسم ہیں۔

NATIONAL / INTERNATIONAL

ایران میں اقتدار کی تبدیلی ایک بہترین عمل!: ٹرمپ

واشنگٹن (ایجنسی): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کل یعنی جمعہ کو کہا کہ ایران میں اقتدار میں تبدیلی "ایک بہترین عمل ہوسکتا ہے"، کیونکہ امریکی انتظامیہ اس بات پر غور کر رہی ہے کہ آیا تہران کے خلاف فوجی کارروائی کی جائے۔ ٹرمپ نے یہ تبصرہ شمالی کیرولینا میں فوجیوں کے اڈے پر دورہ کرنے کے فوراً بعد کیا، اور اس کے بعد کیا جب اس نے پہلے دن میں اس بات کی تصدیق کی کہ وہ مشرق وسطیٰ میں دوسرا طیارہ بردار بحری جہاز تعینات کر رہا ہے۔ ٹرمپ نے کہا "ایسا لگتا ہے کہ یہ سب سے بہتر چیز ہوسکتی ہے"۔ ٹرمپ نے صحافیوں کے ساتھ ایک تبادلے میں جب ایران میں اسلامی علما کی حکومت کے خاتمے کے لیے دباؤ ڈالنے کے بارے میں پوچھا گیا تو کہا، "47 سالوں سے، وہ بات کر رہے ہیں اور بات کر رہے ہیں اور بات کر رہے ہیں"۔

اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو، جنہوں نے ٹرمپ کے ساتھ بات چیت کے لیے واشنگٹن کا سفر کیا، ایران کے بیلسٹک میزائل پروگرام کو بے اثر کرنے اور حماس اور حزب اللہ جیسے پراکسی گروپوں کے لیے اس کی فنڈنگ کو ختم کرنے کے لیے کسی بھی معاہدے کے لیے دباؤ ڈالا۔ ایران کا اصرار ہے کہ اس کا جوہری پروگرام پرامن مقاصد کے لیے ہے۔ جون کی جنگ سے پہلے، ایران یورینیم کو 60 فیصد خالصتا تک افزودہ کر رہا تھا، جو کہ ہتھیاروں کے درجے کی سطح سے ایک مختصر، تکنیکی قدم دور تھا۔ آیت اللہ علی خامنہ ای کی حکمرانی کے ممکنہ خاتمے کی وکالت کرنے والے ٹرمپ کے تبصرے صرف چند ہفتوں کے بعد سامنے آئے ہیں جب سکریٹری آف اسٹیٹ مارکو روبیو نے کہا تھا کہ ایران میں اقتدار میں ممکنہ تبدیلی وینزویلا کے صدر نکولس مادورو کو اقتدار سے ہٹانے کی انتظامیہ کی حالیہ کوششوں سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہوگی۔

ٹرمپ نے کہا کہ یو ایس ایس جیرالڈ آر فورڈ، دنیا کا سب سے بڑا طیارہ بردار بحری جہاز، بحیرہ کیریبین سے مشرق وسطیٰ میں بھیجا جا رہا ہے تاکہ خطے میں امریکہ کے دیگر جنگی جہازوں اور فوجی اثاثوں میں شامل ہو سکے۔ خلیجی عرب ممالک نے پہلے ہی خبردار کیا ہے کہ کوئی بھی حملہ غزہ کی پٹی میں اسرائیل اور حماس کی جنگ سے دوچار مشرق وسطیٰ میں ایک اور علاقائی تنازعہ کی طرف بڑھ سکتا ہے۔ دریں اثنا، ایرانی گزشتہ ماہ تہران کے ملک گیر مظاہروں کے خلاف خونریز کریک ڈاؤن میں ہلاک ہونے والے ہزاروں افراد کے لیے 40 روزہ سوگ کی تقریبات کا انعقاد شروع کر رہے ہیں، جس سے پابندیوں سے متاثرہ اسلامی جمہوریہ کو درپیش اندرونی دباؤ میں اضافہ ہوا ہے۔

تلنگانہ کارپوریشن الیکشن میں کانگریس کی دھماکے دار جیت

بی آر ایس دوسرے نمبر پر، بی جے پی کو زبردست جھٹکا

حیدر آباد (ایجنسی): ریاست کے اقتدار میں شاندار واپسی کے دو سال بعد کانگریس نے جمعہ کو تلنگانہ کے شہری منظرنامے پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ 11 فروری کو ہونے والے انتخابات میں کانگریس 116 نگر پالیکاؤں میں سے کم از کم 83 اور 7 میونسپل کارپوریشنوں میں سے 5 میں کامیابی حاصل کرنے کی راہ پر ہے۔ وہیں بی جے پی کو شدید جھٹکا لگا ہے۔ دیر شام تک کانگریس نے منچیریال، راما گنڈم اور تلنگنڈہ میونسپل کارپوریشنوں میں اکثریت حاصل کر لی اور 60 رکنی اسمبلی میں 29 سیٹوں کے ساتھ محبوب نگر سیٹ بی آر ایس سے چھیننے کے قریب پہنچ گئی۔ پارٹی کو اپنی حلیف سی پی آئی کی مدد سے کوتھا گوڈیم سیٹ بھی جیتنے کی امید ہے۔

تازہ اعداد وشمار کے مطابق 123 شہری بلدیاتی اداروں کے 996,2 وارڈوں میں سے کانگریس نے 537,1 سیٹیں حاصل کی ہیں جو 2020 کے بلدیاتی انتخابات میں حاصل کی گئی سیٹوں سے کافی زیادہ ہیں۔ اس وقت کانگریس صرف 569 سیٹیں حاصل کرنے میں کامیاب رہی تھی۔ کانگریس نے دسمبر 2025 کے دیہی انتخابات میں بھی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے زیادہ تر پنچایتوں میں جیت حاصل کی تھی۔

اس موقع پر ریاست کے وزیر اعلیٰ اے ریونت ریڈی نے تازہ نتائج کو کانگریس حکومت کے گزشتہ دو سالوں کے دوران فلاحی اور ترقیاتی ایجنڈے کی توثیق قرار دیا۔ ووٹروں اور پارٹی کارکنوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس مینڈیٹ سے حکومت کی ذمہ داری بڑھ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس شاندار فتح کے ساتھ ہم ریاست کی ترقی، عوامی بہبود اور شفاف طرز حکمرانی کے لیے اپنے آپ کو دوبارہ وقف کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ہر میونسپلٹی اور کارپوریشن کو ترقی دیں گے اور عوام کا اعتماد جیتتے رہیں گے۔ بی آر ایس نے 2020 کے انتخابات میں 686,1 وارڈ جیتے تھے۔ اس الیکشن میں بی آر ایس 781 وارڈوں تک محدود ہوگئی ہے۔ اس کے علاوہ بی آر ایس نے 15 میونسپلٹیوں پر قبضہ کیا ہے۔ بی جے پی نے پچھلی بار 293 کے مقابلے اس بار 335 وارڈوں پر کامیابی حاصل کی جبکہ اے آئی ایم آئی ایم نے پچھلے انتخابات میں 87 کے مقابلے 70 سیٹیں جیتی ہیں۔

واضح رہے کہ کئی شہری بلدیاتی کونسلوں میں معلق مینڈیٹ آیا ہے جس کی وجہ سے شدید سیاسی داؤ پیچ کا ماحول دیکھا جا رہا ہے۔ منحرف ہونے کے الزامات سامنے آئے ہیں جس میں پارٹیوں کی جانب سے منتخب اراکین کو ادھر اُدھر کرنے کرنے کی خبریں بھی ہیں۔ سیاسی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ شہری رائے دہندگان نے کانگریس کو فیصلہ کن برتری دی، جبکہ بی ایس پی اور بی جے پی نے سخت مقابلہ کیا۔ ایک سینئر تجزیہ کار نے کہا کہ میونسپل کارپوریشن کے نتائج سے ریاستی سطح کے سیاسی مساوات کو نمایاں طور پر تبدیل کرنے کا امکان نہیں ہے، حالانکہ یہ دسمبر 2023 کے اسمبلی انتخابات کے بعد سے بدلتے ہوئے منظرنامے کی عکاسی کرتے ہیں۔

پرانی دنیا ختم، جیو پولیٹکس کے نئے عہد کا آغاز: مارکو روبیو

واشنگٹن (ایجنسی): امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو اس ہفتے کے آخر میں منعقد ہونے والی میونخ سیکیورٹی کانفرنس میں شرکت کے لیے جرمنی کا دورہ کریں گے۔ امریکی وزارت خارجہ کی ویب سائٹ پر جمعہ کے روز جاری کردہ معلومات کے مطابق، وزیر خارجہ اس اہم عالمی فورم پر امریکہ کی نمائندگی کریں گے۔

جرمنی روانگی سے قبل صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے مارکو روبیو نے عالمی منظرنامے میں آنے والی تبدیلیوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا، "دنیا بہت تیزی سے بدل رہی ہے۔ پرانی دنیا ختم ہو چکی ہے اور اب ہم جیو پولیٹکس (جغرافیائی سیاست) کے ایک نئے دور میں جی رہے ہیں۔ اس صورتحال میں ہم سب کے لیے یہ سوچنا ضروری ہے کہ یہ نیا عہد کیسا ہوگا اور اس میں ہمارا کیا کردار ہوگا۔" مارکو روبیو نے مزید کہا کہ میونخ سیکیورٹی کانفرنس ایک انتہائی اہم پلیٹ فارم ہے اور بطور وزیر خارجہ یہ ان کی دوسری شرکت ہوگی، جہاں امریکی کانگریس کے متعدد اراکین بھی موجود رہیں گے۔ یورپی ممالک کے ساتھ تعلقات میں تلخی کم کرنے کے سوال پر انہوں نے کہا کہ اتحادیوں کے ساتھ نجی طور پر مسلسل بات چیت جاری ہے اور ہفتہ کو ہونے والی ملاقاتیں ان تعلقات کو مزید بہتر سمت میں لے جائیں گی۔ گرین لینڈ کے معاملے پر ان کا کہنا تھا کہ اس موضوع پر کام جاری ہے اور انہیں اس حوالے سے مثبت نتائج کی امید ہے۔

روس۔یوکرین جنگ کو خوفناک قرار دیتے ہوئے امریکی وزیر خارجہ نے کہا، "ہم چاہتے ہیں کہ یہ جنگ ختم ہو۔ لوگ ناقابل بیان تکالیف کا شکار ہیں اور اسی لیے جنگیں بری ہوتی ہیں۔ ہم گزشتہ ایک سال سے اس تنازع کو ختم کرنے کے لیے انتھک کوششیں کر رہے ہیں۔" انہوں نے یہ بھی اشارہ دیا کہ کانفرنس کے دوران یوکرینی صدر ولادیمیر زیلنسکی سے ان کی ملاقات کا قوی امکان ہے۔

واشنگٹن اور تہران کے درمیان بات چیت کا نیا دور جنیوا میں ہوگا

تہران (ایجنسی): آئندہ منگل کو جنیوا میں دو علیحدہ اور اہم سفارتی مذاکرات ہونے جا رہے ہیں، جن کا مقصد ایران اور یوکرین کے بحرانوں کا حل تلاش کرنا ہے۔ یہ پیش رفت ایک ایسے وقت میں ہو رہی ہے جب واشنگٹن کی جانب سے تہران کو سختی سے خبردار کیا گیا ہے اور خطے میں کشیدگی کے باعث وسیع تر جنگ کے خدشات بڑھ رہے ہیں۔ ذرائع کے مطابق منگل کی صبح امریکی وفد، جس میں مقتدر نمائندے اسٹیف وٹکوف اور جیرڈ کوشنر شامل ہیں، ایرانی نمائندوں سے ملاقات کرے گا۔ یہ ملاقات اس مکالمے کا تسلسل ہے جس کا آغاز 6 فروری کو سلطنت عمان میں ہوا تھا۔ ان مذاکرات کا بنیادی مقصد ایران کے جوہری پروگرام اور میزائل سرگرمیوں پر کسی معاہدے تک پہنچنا ہے۔

میگھالیہ کان دھماکہ: جسے 'مردہ' سمجھ کر اہل خانہ نے سپردِ خاک کردیا، وہ شخص زندہ نکلا

پنجی (ایجنسی): میگھالیہ کے ایسٹ جینتیا ہلز ضلع میں مائنس گٹ۔ تھانگکو کوئلہ کان دھماکے کے کیس میں ایک ایسی چونکا دینے والی لاپرواہی سامنے آئی ہے جس نے سب کو حیران کر دیا ہے۔ ایک 44 سالہ زخمی شخص، جسے سرکاری طور پر مردہ قرار دے دیا گیا تھا اور جس کی آخری رسومات بھی ادا کر دی گئی تھیں، وہ زندہ پایا گیا ہے۔ واقعات کے مطابق، کریم گنج (آسام) کے رہائشی شیام بابو سنہا کے اہل خانہ نے یہ سمجھ کر ان کی آخری رسومات ادا کر دی تھیں کہ 5 فروری کو ہونے والے ڈائنامائٹ دھماکے میں ان کی موت ہوگئی ہے۔

بچہ چوری کا شبہ میں گاؤں والوں کا سادھوؤں پر حملہ

رانچی (ایجنسی): جھارکھنڈ کے بوکارو ضلع میں بچہ چوری کی افواہ تشدد میں تبدیل ہوگئی۔ یہاں چاس تھانہ علاقے کے بانسی ڈیہ گاؤں میں مقامی لوگوں نے شک کی بنیاد پر 5 سادھوؤں کی وحشیانہ پٹائی کردی۔ اس دوران پولیس موقع پر پہنچی اور کسی طرح سادھوؤں کو ہجوم سے بچایا اور تھانے لے گئی۔ اطلاعات کے مطابق 5 سادھو یوپی رجسٹریشن نمبر کی ایک گاڑی میں بھیکشا مانگنے پہنچے تھے۔ گاؤں والوں نے انہیں اجنبی سمجھ کر شبہ ظاہر کیا۔ اسی دوران کسی نے بچہ چوری کی افواہ پھیلا دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے گاؤں میں بھیڑ جمع ہوگئی اور حالات کشیدہ ہو گئے۔ شبہ ہونے پر لوگوں نے سادھوؤں کو گھیر لیا اور مار پیٹ شروع کردی۔ حالات خراب ہوتے دیکھ کر کسی نے چاس تھانے کو اطلاع دی۔ پولیس کی ٹیم فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچی۔ اس وقت مشتعل بھیڑ کے ذریعہ سادھوؤں کو پیٹا جا رہا تھا۔ کافی مشقت کے بعد پولیس نے بھیڑ کو منتشر کیا اور متاثرہ سادھوؤں کو بحفاظت اپنی تحویل میں لے لیا۔ انہیں تھانے لا کر پوچھ گچھ کی گئی۔ پولیس کی تفتیش میں بچہ چوری کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ تمام سادھو اتر پردیش کے رہنے والے تھے اور بھیکشا مانگنے کے لیے اس علاقے میں آئے تھے۔ چاس کے ایس ڈی پی او پروین سنگھ نے بتایا کہ افواہ کی بنیاد پر حملہ کیا گیا۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ کسی بھی مشکوک معلومات کی اطلاع پہلے پولیس کو دیں اور قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیں۔ پولیس نے کافی مشقت کے بعد حالات پر قابو پاتے ہوئے تمام پانچوں سادھوؤں کو اپنی حفاظت میں لے لیا جس کے بعد ان کی جان بچ سکی۔ دوران تفتیش ان کے پاس سے بچہ چوری کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔ ایس ڈی پی او پروین سنگھ نے بتایا کہ تفتیش میں بچہ چوری کا کوئی ثبوت نہیں ملا ہے۔ متاثرین سے ضروری تفتیش کے بعد انہیں آزاد کر دیا جائے گا۔ چاس کے ایس ڈی پی او پروین سنگھ نے بتایا کہ ویڈیو کی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ یہ لوگ سادھو ہیں اور گھومتے ہوئے بانسی ڈیہ پہنچے تھے۔ افواہوں کی وجہ سے لوگوں نے انہیں بچہ چور سمجھ کر ان کی پٹائی کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایسے واقعات سے ضلع کی شبیہہ خراب ہوتی ہے اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا سنگین جرم ہے۔

"لوہیا نامہ" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔
قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کرلیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مودی کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہریں جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کرسکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیا نامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیا نامہ)

روزنامہ لوہیا نامہ، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج، لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج، لکھنؤ شائع کیا، ایڈیٹر: جاوید احمد
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bherdi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

یوپی پنچایت انتخابات ملتوی ہونے کا امکان

ریزرویشن کا تعین کرنے والے پسماندہ طبقات کمیشن کی تشکیل نو مؤخر

لکھنؤ (ایجنسی):
اتر پردیش میں رواں برس پنچایتی انتخابات کے سلسلے میں زور وشور کے ساتھ تیاریاں جاری ہیں۔ گاؤں کی گلیاں اور کوچے ممکنہ امیدواروں کے پوسٹر اور بینر سے رنگین ہو چکے ہیں مگر اسی دوران اندازہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ سال 2026 میں ہونے والے پنچایتی انتخابات اگلے برس کے لیے ملتوی ہو سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ سال 2027 میں یوپی اسمبلی انتخابات ہونے والے ہیں اور ریاست میں کمیشن کی تشکیل نہ ہونے اور ریزرویشن کے نامکمل عمل کی وجہ سے قیاس آرائیاں ہورہی ہیں کہ پنچایت انتخابات اور اسمبلی انتخابات ایک ساتھ کرائے جاسکتے ہیں۔

بتا دیں کہ آبادی کے لحاظ سے ملک کی تقریباً سب سے بڑی ریاست اتر پردیش میں 3 سطحی پنچایتی انتخابات کی تیاریاں اپنے شباب پر ہیں اور امید کی جارہی تھی کہ آئندہ چند مہینوں میں انتخابات ہوں گے لیکن تازہ صورتحال اس عمل کو بریک لگاتی نظر آرہی ہے۔ اس وجہ سے گاؤں کی حکومت کے لیے سرگرم امیدوار اور مقامی رہنما

پس وپیش میں ہیں۔

الیکشن میں تاخیر کی سب سے بڑی وجہ پسماندہ طبقات کمیشن کا نہ ہونا بتایا جارہا ہے۔ کمیشن کی مدت اکتوبر 2025 میں ختم ہوگئی تھی اور قواعد کے مطابق ہر 3 برس بعد اس کی تشکیل نو لازمی ہے۔ ریزرویشن کا تعین اسی کمیشن کی رپورٹ پر مبنی ہوتا ہے۔ عدالت میں دائر مفاد عامہ کی عرضی کے بعد حکومت نے ایک حلف نامہ جمع کرایا ہے جس میں کمیشن کی تشکیل کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔ کمیشن کی تشکیل، سروے اور ریزرویشن کے تعین میں کم از کم 4 سے 6 ماہ لگنے کی امید ہے۔

ایسے حالات میں ڈیڈ لائن خود بخود آگے بڑھتی دکھائی دے رہی ہے۔

سیاسی حلقوں میں بحث ہورہی ہے کہ اسمبلی انتخابات سے عین قبل پنچایتی انتخابات کا انعقاد کسی بھی پارٹی کے لیے خطرناک ہوسکتا ہے۔ پنچایتی سطح پر گروپ بندی اور داخلی تنازعات بڑے انتخابات کو متاثر کر سکتے ہیں۔ بعض تجزیہ کار اسے اسمبلی انتخابات سے قبل تنظیمی عدم اطمینان کو روکنے کے لیے ایک منصوبہ بند حکمت عملی بھی مانتے ہیں۔ تاہم حکومت نے سرکاری طور پر اسے محض قانونی اور طریقہ کار کی تاخیر بتایا ہے۔

دریں اثنا ایک تازہ سیاسی پیش رفت کے تحت بہوجن سماج پارٹی کے سابق سینئر رہنما نسیم الدین صدیقی نے سماج وادی پارٹی میں شامل ہونے کا اشارہ دیا ہے۔ ایس پی سربراہ اکھلیش یادو کے ساتھ ان کی بات چیت آخری مراحل میں بتائی جاتی ہے۔ 'یوپی تک' کے مطابق باندہ کے رہنے والے صدیقی کا بندیل کھنڈ اور مغربی اتر پردیش میں اثر ورسوخ مانا جاتا ہے۔ وہ اپنے خاندان اور قریبی ساتھیوں کے لیے سیٹوں کی ٹھوس یقین دہانی چاہتے ہیں۔

'قانون کی حکمرانی پر عمل کروانا بھی جانتے ہیں'

شنکر اچاریہ ایوی مکتیشورانند معاملے میں یوگی کا نیا انداز

لکھنؤ (ایجنسی):
الہ آباد کے پریاگ راج میلے کے دوران حال ہی میں شنکر اچاریہ اوی مکتیشورانند کے ساتھ ہوئی بدسلوکی پر مذہبی، سیاسی اور سماجی سطح پر سخت تنقید کا سامنا کرنے والی اتر پردیش حکومت کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اس معاملے پر اسمبلی میں پہلی بار تفصیل سے بات کی۔ یوپی اسمبلی کے بجٹ اجلاس کے دوران جمعہ کو ایوان میں خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے روایت، حدود اور امن وامان کے حوالے سے اپنی بات رکھی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آدی جگدگرو شنکر اچاریہ نے لازمی قرار دیا ہے۔ جس پیٹھ کے لیے جو اہل امیدوار ہوگا اس کا منتر، بیان، آج کی عام بول چال میں تھیسیس، ودوت پریشد سے منظور ہوتا ہے۔ اس کے بعد ابھیشیک اور پھر اس روایت کے ذریعے اسے تسلیم کیا جاتا ہے۔

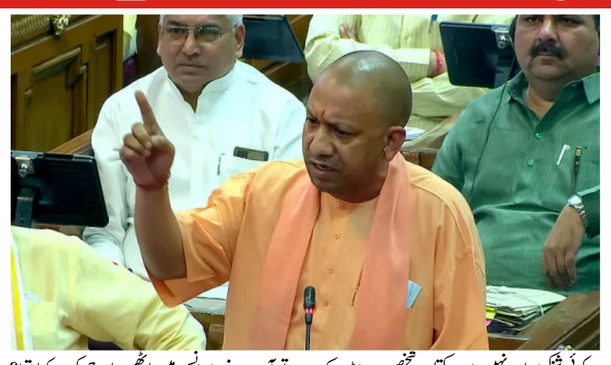

ہر کوئی شنکر اچاریہ نہیں بن سکتا، ہر شخص ہر پیٹھ کے اچاریہ کے طور پر جا کر یہاں وہاں ماحول خراب نہیں کرسکتا ہے۔ ان حدود پر سبھی کو عمل کرنا چاہئے۔

اپوزیشن کو نشانہ بناتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ "اگر وہ (ایوی مکتیشورانند) شنکر اچاریہ تھے تو آپ نے وارانسی میں لاٹھی چارج کیوں کیا تھا؟ ایف آئی آر کیوں درج کی گئی تھی؟ آپ اخلاقیات کی بات کرتے ہیں!" وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ساڑھے 4 کروڑ عقیدتمند جہاں آئے ہوں وہاں جو ایکوٹ گیٹ ہیں، جہاں س عقیدتمند اسنان کر کے باہر نکلتے ہیں، اس گیٹ، اس پنٹون، اس راستے سے کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ اگر کوئی وہاں سے اندر جانے کی کوشش کرتا ہے تو وہ ایک نئے اسٹیمپیڈ کو پیدا کرتا ہے۔ نئی بھگدڑ کی حالت پیدا کرتا ہے، وہ عقیدت مندوں کی زندگی کے ساتھ کھلواڑ کرتا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے سخت لہجے میں کہا کہ ایک ذمہ دار اور مہذب شخص کبھی اس طرح کا طرز عمل اختیار نہیں کرسکتا ہے۔ آپ کو پوچھنا ہے تو سبھا کے لوگوں سے پوچھیں۔ لیکن ہم لوگ حدود پر عمل کرنے والے لوگ ہیں۔ قانون کی حکمرانی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ قانون کی حکمرانی پر عمل کرنا بھی جانتے ہیں اور عمل کروانا بھی جانتے ہیں۔ دونوں چیزوں کو ایک ساتھ نافذ کرنا جانتے ہیں لیکن اس کے نام پر لوگوں کو گمراہ کرنا بند کیجئے۔

'2 پیکٹ دودھ، 10 لیٹر پانی میں ملالو ایک بالٹی دودھ بنالو'

یوپی کے مہوبا سے آئی مڈ-ڈے-میل کی ویڈیو پر کانگریس کا طنز

لکھنؤ (ایجنسی): یوپی کے مہوبا میں ڈھکواہا گاؤں سے مڈ-ڈے-میل کی بے حد شرمناک تصویر سامنے آئی ہے، جس نے محکمہ تعلیم کو سوالوں کے گھیرے میں لا دیا ہے۔ یہاں دودھ میں پانی نہیں بلکہ بالٹی بھر دودھ میں صرف 2 پیکٹ دودھ ملا کر بچوں کو دیا گیا۔ کانگریس نے اپنے آفیشل 'ایکس' ہینڈل سے اس تعلق سے 2 پوسٹ کی۔ پہلی پوسٹ میں کانگریس نے 'ڈرامے بازی 100 فیصد اور ذمہ داری صفر فیصد' کے کیپشن سے ایک ویڈیو شیئر کی۔ ویڈیو میں ایک طرف وزیر اعظم نریندر مودی بچوں کی نشوونما اور غذائیت پر بات کر رہے ہیں تو دوسری طرف ایک بالٹی دودھ میں محض 2 پیکٹ دودھ ملائے جانے کی ویڈیو چل رہی ہے۔ کانگریس نے دوسری پوسٹ میں پانی میں دودھ ملانے کی مکمل ویڈیو شیئر کی ہے۔ اس کے کیپشن میں کانگریس نے لکھا کہ "2 پیکٹ دودھ، 10 لیٹر پانی میں ملالو ایک بالٹی 'دودھ' بنالو۔ یہ یوپی کے اسکولوں میں دودھ بنانے کی ریسپی ہے۔" ساتھ ہی کانگریس نے بی جے پی حکومت کو ہدف تنقید بناتے ہوئے لکھا کہ "بی جے پی حکومت میں بچوں کو پانی والا دودھ پلا کر، ذمہ دار ملائی کھا رہے ہیں۔ سوال ہے کیا بی جے پی کے لیڈر اپنے بچوں کو یہ دودھ پلائیں گے؟"

واضح رہے کہ وائرل ویڈیو میں صاف طور پر نظر آرہا ہے کہ پرنسپل کی موجودگی میں کھلے عام پانی میں دودھ ملایا جا رہا ہے۔ یہ ویڈیو سرکاری دعووں اور معصوم بچوں کی غذائیت کے نام پر جاری کھیل کو بے نقاب کر رہی ہے۔ ایک بالٹی پانی میں جب 2 پیکٹ دودھ ڈالے گئے تو پانی کا رنگ سفید ہوگیا۔ پھر بچوں کو ملاوٹی دودھ تقسیم کرنے کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ ویڈیو میں پرنسپل بڑے پر اعتماد انداز میں بچوں کو دودھ پینے کے لیے بلاتی ہوئی سنائی دے رہی ہیں۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ صرف لاپرواہی نہیں بلکہ بچوں کے حق پر ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے، ان کی صحت کے ساتھ کھلواڑ کیا جا رہا ہے۔ مقامی لوگوں کا الزام ہے کہ اسکول میں نہ صرف خوراک بلکہ تعلیم کے ساتھ بھی کھلواڑ ہو رہا ہے۔ پرنسپل اکثر اسکول میں سوتی ہوئی پائی جاتی ہیں۔ قوانین کو طاق پر رکھ کر اپنی مرضی سے اسکول چلایا جا رہا ہے۔ مڈ-ڈے میل کے بجٹ میں کٹوتی کر اپنی جیبیں بھرنے کا کھیل بے نقاب ہو چکا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اس معاملے پر نوٹس لیتے ہوئے بیسک ایجوکیشن آفیسر (بی ایس اے) راہل مشرا نے تحقیقات کا حکم دیا ہے۔

رمضان میں معقول انتظامات کیے جائیں: مولانا خالد رشید

عیدگاہ لکھنؤ میں علمائے کرام وانتظامیہ کی میٹنگ

لکھنؤ (پریس ریلیز):
عیدگاہ لکھنؤ میں ماہ رمضان المبارک کی تیاریوں کے سلسلے میں ضلع انتظامیہ، عیدگاہ کمیٹی اور اسلامک سنٹر آف انڈیا فرنگی محل کے ذمہ داروں اور علماء کی ایک اہم میٹنگ مولانا خالد رشید فرنگی محلی امام عیدگاہ لکھنؤ کی صدارت میں ہوئی۔ مولانا نے ضلع انتظامیہ کے افسروں کی توجہ اس بات پر دلائی کہ رمضان کے مقدس مہینے میں پورے شہر خصوصاً مسلم اکثریتی علاقوں میں صفائی ستھرائی کا معقول انتظام کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۸؍فروری ۲۰۲۶ء کو اگر چاند ہوگیا جس کا امکان قوی ہے تو تراویح اسی رات سے شروع ہوجائے گی اور پہلا روزہ ۱۹؍فروری کو ہوگا۔ اس لیے عیدگاہ اور شہر کی تمام مساجد کے اردگرد صفائی کا جلد از جلد معقول انتظام اور نظم ونسق مزید بہتر کیا جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ خصوصاً افطار، تراویح اور سحری کے وقت بجلی نہ جائے۔ انہوں نے کہا کہ عیش باغ، بلوچ پورہ، اکبری گیٹ، چوک، نخاس، مولوی گنج، گولہ گنج، امین آباد، قصائی باڑہ، مچھلی محال، حسین آباد، ڈالی گنج، کھدرہ، خرم نگر اور دیگر مسلم اکثریتی علاقوں میں ٹریفک کے نظام کو درست کیا جائے۔ مولانا نے کہا کہ رمضان المبارک ایک مقدس مہینہ ہے۔ اس میں تمام مسلمان عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ رمضان کے فوراً بعد عید الفطر ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضلع انتظامیہ اس بات کو یقینی بنائے کہ شہر میں خصوصاً پرانے شہر میں کسی کو بھی امن وامان کے ساتھ کھلواڑ نہ کرنے دیا جائے۔ مولانا نے عوام سے اپیل کی کہ کسی بھی قسم کی افواہوں پر دھیان نہ دیں اور کسی کے بہکاوے میں بھی نہ آئیں۔ میٹنگ میں اس بات کا بھی مطالبہ کیا گیا کہ سحری کے وقت پانی کی اضافی سپلائی کی جائے جس سے روزہ داروں کو کوئی زحمت نہ ہو۔ بڑی مسجدوں کے پاس پانی کے ٹینکرس کا بھی انتظام کیا جائے جس سے نمازیوں کو وضو میں کوئی دشواری نہ ہو۔ مولانا نے کہا کہ جامع مسجد عیدگاہ لکھنؤ میں نماز عشاء ۷:۴۵ پر ہوگی اور

یومیہ پانچ پارے تراویح میں ہوں گے۔

ڈی سی پی مغربی وشوجیت شریواستو نے مولانا خالد رشید اور تمام حاضرین کو یقین دلایا کہ تمام انتظامات ہر سال سے بہتر کرنے کی پوری کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ رمضان جیسے مبارک مہینے میں شہر کا امن وامان بگاڑنے والوں کو بخشا نہیں جائے گا۔ انہوں نے متعلقہ محکموں کے ذمہ داروں کو اس سلسلے میں تفصیل سے احکامات جاری کیے۔ انہوں نے اسلامک سنٹر اور دیگر محکموں کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ شب برأت جس طرح خوش گوار ماحول میں گزر گئی وہ قابل ستایش ہے۔ میٹنگ کو خطاب کرتے ہوئے اے ڈی سی پی مغرب دھنجے سنگھ نے کہا کہ رمضان کے پیش نظر پولیس محکمہ امن وامان قائم رکھنے کے لیے ہر ممکن انتظامات کر رہا ہے اور کسی کو بھی قانون کے ساتھ کھلواڑ نہیں کرنے دیا جائے گا۔ اس سلسلے میں ہمیں ہمیشہ کی طرح امید ہے کہ شاہی امام اور عوام کا تعاون پہلے کی طرح ملتا رہے گا۔ سٹی مجسٹریٹ گیان چندر گپتا نے کہا کہ مولانا خالد رشید اور دیگر علمائے کرام نے جن امور پر توجہ دلائی ہے ان پر عمل کیا جائے گا۔ ایڈیشنل چیف میڈیکل افسر مسٹر ایم ایچ صدیقی نے اپنے پورے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ میٹنگ میں سول ڈیفنس کے چیف وارڈن امرناتھ مشرا نے کہا کہ ہر سال کی طرح اس سال بھی ہماری پوری ٹیم امن وامان برقرار رکھنے میں بھرپور تعاون کرے گی۔ اس موقع پر، اے سی پی سنٹرل، اے سی پی بازار کھالا، اے سی پی چوک، لیبا، جل سنستھان اور مختلف محکموں کے افسروں نے شرکت کی۔ میٹنگ کی نظامت مولانا سفیان نظامی نے کی۔ مہمانوں کا استقبال منیب علوی، کلیم خاں اور عدنان خاں نے کیا اور شکریہ مولانا نعیم الرحمن صدیقی نے ادا کیا۔ اس میٹنگ میں علمائے کرام، ہمائدین شہر اور متعدد تنظیموں کے ذمہ داروں نے شرکت کی۔

میرٹھ میں بجرنگ دل کے کارکنوں نے ایک جوڑے کے ساتھ کی بدتمیزی، مسلم نوجوان کو بری طرح پیٹا

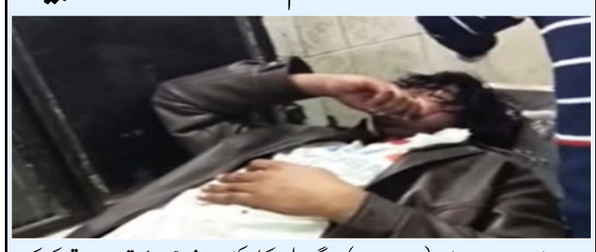

لکھنؤ / میرٹھ (ایجنسی): بجرنگ دل کے کارکنوں نے برہمپوری تھانہ علاقے کے ایک ریستوران میں ایک جوڑے کے ساتھ بدتمیزی کی۔ جوڑے نے احتجاج کیا تو کارکنوں نے نوجوان کو بے دردی سے مارا۔ تشدد کی اطلاع ملتے ہی پولیس کی ایک ٹیم جائے وقوعہ پر پہنچی اور حالات کو قابو میں کیا۔ اس واقعے میں دو برادریاں شامل تھیں، جس سے شہر میں کشیدگی پھیل گئی۔ تاہم پولیس کا دعویٰ ہے کہ حالات قابو میں ہیں۔ بتایا گیا کہ برہما پوری تھانہ علاقہ کے شاردا روڈ پر ایک ریسٹورنٹ میں ایک نوجوان اور عورت کھانا کھانے پہنچے تھے۔ عورت ایک مخصوص برادری کے نوجوان کے ساتھ تھی۔ اس کی اطلاع ملتے ہی بجرنگ دل کے کئی کارکن ریستوران پہنچے اور ہنگامہ شروع کر دیا۔ بجرنگ دل کے کارکنوں کی اس حرکت سے ریستوران میں افراتفری مچ گئی۔ دو مختلف برادریوں کے واقعہ کی وجہ سے جائے وقوعہ پر ایک بڑا ہجوم جمع ہوگیا۔ تاہم اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور حالات کو قابو میں کرتے ہوئے نوجوان اور خاتون کو کارکنوں کے چنگل سے بچا لیا۔ حملے میں زخمی مسلم نوجوان کو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ سی او برہمپوری سومیا استھانہ نے بتایا کہ ایک ریسٹورنٹ میں لڑائی کی اطلاع ملی تھی۔ پولیس کی ایک ٹیم جائے وقوعہ پر پہنچی اور پتہ چلا کہ نوجوان اور عورت پر حملہ کیا گیا ہے۔ نوجوان اور خاتون کو مشتعل افراد کے چنگل سے چھڑا کر تھانے لے جایا گیا، جہاں حملہ میں زخمی نوجوان کو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ چونکہ اس واقعے میں دو کمیونٹیز ملوث ہیں، اس لیے علاقے میں امن برقرار رکھنے کے لیے گشت بڑھا دیا گیا ہے۔ معاملے کی جانچ کی جارہی ہے۔

زکوٰۃ اینڈ چیریٹیبل فاؤنڈیشن کی جانب سے مفت طبی کیمپ

450 سے زائد افراد نے مفت معائنہ، ادویات اور صحت سے متعلق رہنمائی حاصل کی

لکھنؤ (پریس ریلیز):
زکوٰۃ اینڈ چیریٹیبل فاؤنڈیشن کی جانب سے ارادت نگر ڈالی گنج اور چودھری گڑھیا میں مفت طبی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس کا مقصد معاشرے کے کمزور اور پسماندہ طبقات تک معیاری طبی سہولتیں پہنچانا، بیماریوں کی ابتدائی مرحلے میں تشخیص کرنا اور صحت کے حوالے سے بیداری پیدا کرنا تھا۔ ان دونوں طبی کیمپوں میں 450 سے زائد مرد، خواتین اور بچوں نے شرکت کی اور مختلف طبی خدمات سے مستفید ہوئے۔ ماہر ڈاکٹروں کی ٹیم نے مریضوں کے بلڈ پریشر، بلڈ شوگر کی موقع پر ہی جانچ کی اور مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی گئیں۔

کیمپ میں تجربہ کار ڈاکٹروں کی ٹیم میں ڈاکٹر فرید خان، ڈاکٹر کہکشاں، ڈاکٹر حقیق احمد خان، ڈاکٹر ممتاز علی اور ڈاکٹر اشرف نجیب شامل تھے۔ ان کی معاونت ظفر الدین انصاری، فاروق خان اور محمد سیف نے کی۔ ڈاکٹروں نے مریضوں کو صحت مند طرز زندگی اختیار کرنے، متوازن غذا لینے، حفظان صحت کے اصولوں پر عمل کرنے اور سگریٹ، پان، گٹکھا جیسی مضر عادات سے دور رہنے کی تلقین کی۔ بچوں کی صحت اور غذائی کمی جیسے مسائل پر خصوصی توجہ دی گئی۔

اس موقع پر زکوٰۃ اینڈ چیریٹیبل فاؤنڈیشن کی جانب سے محمد شاہد، اسد علی موجود تھے، کیمپ کے انعقاد میں جاوید احمد، ندیم اور لقمان وغیرہ نے کلیدی کردار ادا کیا۔ فاؤنڈیشن کے ذمہ داروں نے کہا کہ

ادارہ مسلسل اس بات کے لیے کوشاں ہے کہ اس طرح کے طبی کیمپوں کا دائرہ وسیع کیا جائے، تاکہ زیادہ سے زیادہ ضرورت مند افراد کو بروقت اور معیاری طبی سہولت میسر آسکے۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ عوامی خدمت کا یہ سلسلہ آئندہ بھی پوری ذمہ داری اور خلوص کے ساتھ جاری رکھا جائے گا۔

داماد نے ساس کو گولی مار کر کردیا قتل

لکھنؤ (ایجنسی): ساس اور داماد کے درمیان معمولی جھگڑا اس وقت خونریزی میں بدل گیا جب داماد نے پستول نکال کر اسے ڈرانے کی کوشش کی۔ پستول دیکھ کر ساس نے جواب دیا کہ مجھے اس کھلونے سے مت ڈراو۔ مشتعل ہوکر داماد نے اس کی گردن میں گولی ماردی۔ خاتون موقع پر ہی گرگئی، بہت زیادہ خون بہہ رہا تھا۔ واقعہ سے افراتفری مچ گئی۔ پڑوسیوں کی مدد سے اہل خانہ نے خاتون کو ضلع اسپتال پہنچایا، جہاں ڈاکٹر نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ یہ واقعہ منصوری کالونی میں پیش آیا، جو ماجھولا پولیس اسٹیشن کے دائرۂ اختیار میں آتا ہے۔ ایس پی سٹی کمار رنوجے سنگھ نے بتایا کہ منصوری کالونی ماجھولا تھانے کے جنتی پور پولیس چوکی علاقے میں واقع ہے۔ اطلاع ملی کہ گلنواز نامی نوجوان نے رقم کے تنازعہ پر اپنی ساس رخسانہ (40) کو گولی مار کر قتل کردیا۔

استقبال ماہ رمضان کا جلسہ سنت رسول اللہ ہے: مولانا عبدالعلی فاروقی

روزہ کے ساتھ رمضان کے تمام تقاضوں کو پورا کرنا لازمی: عبدالباری فاروقی، مسجد رسولی پاٹا نالہ میں سالانہ جلسہ استقبال ماہ رمضان

لکھنؤ (پریس ریلیز):
رمضان اور قرآن کا خاص تعلق ہے یہ وہ مہینہ ہے جسے اللہ پاک نے اپنا مہینہ قرار دیا ہے، کیونکہ تمام عبادات کے مقابلہ اللہ تعالیٰ رمضان کے فرض روزہ کے ثواب وبدلہ خود اپنے بندوں کو عطا کرتا ہے۔ اس اہم اور برکت والے مہینہ کا استقبال کرنا بھی سنت رسول ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ اس ماہ مبارک کے لیے عبادت اور تقویٰ پرہیزگاری کا اہتمام کرنا، رمضان کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ہمہ وقت محنت وتوجہ کرنا اور اس پر عمل پیرا ہونا رمضان کی خصوصیات میں شامل ہے۔ تمام ایمان والوں پر روزے فرض کئے گئے ہیں، لہٰذا بہت

اہتمام اور انہماک سے رمضان کو گزارنا چاہئے۔ ان خیالات کا اظہار علما نے مسجد رسول پاٹا نالہ میں سالانہ جلسہ استقبال ماہ رمضان میں کیا۔ خدام مسجد کمیٹی اور اہل محلہ کی جانب سے ہوئے جلسہ کا آغاز مدرسہ عثمان عفان کے متعلقین نے قرآن کریم کی تلاوت سے کیا۔ جلسہ میں دارالعلوم فاروقیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالعلی فاروقی نے کہا کہ ماہ رمضان کا استقبال کرنا سنت رسول ہے۔ حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ اللہ کے رسول صلعم نے رمضان سے قبل صحابہؓ کو روک کر اس ماہ مبارک کی اہمیت، فضیلت اور افادیت بتائی اور اسکی تیاری وہ اہتمام کا ذکر کیا۔ مولانا فاروقی نے کہا کہ اس ماہ مبارک میں اللہ تعالیٰ مومن کی دو عبادتوں کو بہت پسند کرتا ہے ایک دن کے فرض روزے اور شب میں قیام یعنی نماز تراویح کو۔ یہ وہ خصوصی عبادات ہیں جو غیر رمضان میں نہیں مل سکتی۔ لہٰذا تمام ایمان والوں کو اس کا اہتمام کرنا چاہئے۔

ادارہ دارالمبلغین کے ناظم نوجوان عالم دین مولانا عبدالباری فاروقی نے کہا کہ رمضان روزہ، نماز تراویح کے ساتھ اس ماہ مقدس کے تقاضوں کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا لازمی ہے۔ جو تذکیہ نفس سے متعلق ہے۔ پورا مہینہ رات دن عبادات میں مشغولیت ہے۔ تاکہ باقی ماندہ 11 مہینوں میں مومن کی عادت بنی رہے اور وہ زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کی طرف متوجہ رہے۔ مولانا فاروقی نے کہا کہ رمضان کی پہلی عبادت جو چاند دیکھتے ہی شروع ہوتی ہے وہ نماز تراویح ہے۔ اس کو عید کا چاند دیکھنے تک پڑھنا ہے۔ مولانا نے کہا کہ نماز تراویح میں مکمل قرآن کا پڑھنا اور سننا سنت، جب کہ نماز تراویح کو ادا کرنا سنت موکدہ ہے۔ دوسری اہمیت اس بات سے سمجھنا چاہئے کہ روزہ فرض ہے لیکن اگر علالت، سفر یا کسی دوسری مجبور سے روزہ چھوٹ گیا ہے تو اس کی قضا ادا کی جاسکتی ہے، لیکن نماز تراویح کو صرف رمضان کے چاند میں ہی ادا کیا جاتا ہے، لہٰذا تمام مومنین کو چاہئے کہ وہ رمضان کی اس خصوصی عبادت کو پابندی اور مستعدد سے ادا کریں۔ مولانا فاروقی کی دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔ مسجد کمیٹی کے خدام حاجی زید احمد، حاجی محمد زکریہ، وغیرہ نے علماء ومہمانان کا استقبال کیا۔

شراب کے لئے پیسہ نہ دینے پر ماں کا قتل

لکھنؤ (ایجنسی): مالوا تھانہ علاقے کے برمت پور گاؤں میں ایک دل دہلا دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے۔ شراب کے پیسے دینے سے انکار پر بیٹے نے اپنی ماں کو ڈنڈے سے پیٹ کر قتل کردیا۔ چیخ وپکار سن کر پڑوسی موقع پر پہنچ گئے اور خون میں لت پت خاتون کو اسپتال لے گئے جہاں وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسی۔ پولیس نے ملزم بیٹے کو گرفتار کر لیا ہے۔ مالوا پولیس اسٹیشن کے انچارج راج کشور نے بتایا کہ یہ واقعہ برمت پور گاؤں میں پیش آیا۔ برمت پور گاؤں کے رہنے والے رام چندر رائے داس مالوا پولیس اسٹیشن میں ہوم گارڈ ہیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ ان کا بڑا بیٹا اروند شرابی ہے اور شراب کے پیسوں کے لیے اکثر جھگڑا کیا کرتا ہے۔

اردو ادب میں پروفیسر ابن کنول کی گراں قدر خدمات ناقابل فراموش: ڈاکٹر محمد اکمل

پروفیسر ابن کنول کی حیات وادبی خدمات پر آن لائن سمینار کا کامیاب انعقاد

لکھنؤ (پریس ریلیز):
انجمن شاگردان ابن کنول کی جانب سے ممتاز ادیب، محقق، نقاد اور ماہر تعلیم پروفیسر ابن کنول کی حیات، علمی وادبی خدمات اور تدریسی کارناموں کے اعتراف میں ایک باوقار آن لائن سمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں ملک کی مختلف نامور یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں سے وابستہ اساتذہ، محققین، اسکالرز اور طلبہ وطالبات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ سمینار کا بنیادی مقصد پروفیسر ابن کنول کی گراں قدر علمی، ادبی اور تدریسی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنا، ان کے افکار ونظریات کو نئی نسل تک منتقل کرنا اور اردو زبان وادب کے فروغ میں ان کے کردار کو اجاگر کرنا تھا۔

اس آن لائن سمینار کے صدر خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے استاد ڈاکٹر محمد اکمل نے اپنے صدارتی خطاب میں پروفیسر ابن کنول کی علمی وادبی عظمت کو بھرپور انداز میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ محض ایک بلند پایہ استاد اور سنجیدہ محقق ہی نہیں تھے بلکہ اردو ادب کی ہمہ جہت روایت کے امین، ایک عظیم انسان اور مثالی مربی بھی تھے۔ انھوں نے کہا کہ پروفیسر ابن کنول نے افسانہ، تنقید، تحقیق، خاکہ نگاری اور مضمون نگاری سمیت اردو ادب کی تقریباً تمام اہم اصناف میں نہایت وقیع اور معیاری خدمات انجام دیں جن کے اثرات مدتوں تک محسوس کیے جاتے رہیں گے۔ ان کی تحریروں میں فکری گہرائی، اسلوبی تازگی، فنی پختگی اور تہذیبی شعور کی ایسی ہم آہنگی پائی جاتی ہے جو انہیں اپنے عہد کے ممتاز ادیبوں میں منفرد مقام عطا کرتی ہے۔ ڈاکٹر محمد اکمل نے مزید کہا کہ ابن کنول کی ادبی خدمات اور علمی وراثت آنے والی نسلوں کے لیے ہمیشہ مشعلِ راہ بنی رہیں گی اور اردو ادب کی تاریخ میں ان کا نام نہایت احترام اور وقار کے ساتھ لیا جاتا رہے گا۔

دہلی یونیورسٹی کے سینئر استاد پروفیسر احمد امتیاز نے اپنے خطاب میں پروفیسر ابن کنول کے ساتھ اپنے طویل، دوستانہ اور مشفقانہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ابن کنول علمی دیانت، سنجیدگی اور اخلاص کی ایک روشن مثال تھے۔ وہ درس وتدریس میں نہایت پابند اور منظم تھے اور طلبہ کی علمی استعداد کو نکھارنے کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے تھے۔ ان کی گفتگو، رہنمائی اور مشورے ہمیشہ فکری بالیدگی کا سبب بنتے

تھے۔ کلکتہ گرلس کالج کے استاد ڈاکٹر نعیم انیس نے کہا کہ خداوند کریم نے پروفیسر ابن کنول کو بے شمار اخلاقی وعلمی خوبیوں سے نوازا تھا۔ ان سے ہر ملاقات میں ان کی شرافت، محبت، خلوص اور وقار کا ایک نیا پہلو سامنے آتا تھا۔ ڈاکٹر شاداب شمیم نے اپنے تاثرات میں کہا کہ پروفیسر ابن کنول کی صحبت اور رہنمائی نے ان کی فکری وعلمی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کے ساتھ گزارے گئے لمحات ہمیشہ یادگار رہیں گے۔ ایسے اساتذہ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں جو اپنے شاگردوں کو صرف علم ہی نہیں بلکہ زندگی جینے کا سلیقہ بھی سکھاتے ہیں۔ ڈاکٹر نثار احمد خان نے کہا کہ پروفیسر ابن کنول اپنے اسکالرز کے علمی، تحقیقی اور روزگار سے متعلق مسائل کے حل کے لیے ہمہ وقت فکرمند رہتے تھے اور ان کی کامیابی کو اپنی کامیابی تصور کرتے تھے۔ ان کا یہ خلوص انہیں ایک عظیم مربی کے طور پر ممتاز کرتا ہے۔

اس موقع پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کی ریسرچ اسکالر شیزا سہیل اور خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کی ریسرچ اسکالر راشدہ خاتون نے پروفیسر ابن کنول کی افسانہ نگاری اور خاکہ نگاری پر مبسوط اور تحقیقی مقالے پیش کیے جنہیں سامعین نے بے حد سراہا۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر عبدالرب، اشرف، ڈاکٹر شمس الدین اور ڈاکٹر سدھارت سدیپ نے بھی اپنے فکری وجذباتی تاثرات پیش کیے۔ سمینار میں پروفیسر ابن کنول کی اہلیہ صبیحہ ناصر کی شرکت نے پروگرام کو مزید وقار بخشا۔ انھوں نے نہایت جذباتی انداز میں پروفیسر ابن کنول کی زندگی، ان کی علمی مصروفیات اور گھریلو زندگی کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور اس سمینار کے انعقاد پر تمام شاگردانِ ابن کنول کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر عزیر اسرائیل نے نہایت خوش اسلوبی، سلیقے اور فکری پختگی کے ساتھ انجام دیے اور اپنی گفتگو میں پروفیسر ابن کنول کی زندگی کے مختلف علمی وانسانی